﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 25 — جمعۃ المبارک 30 / نومبر 2018ء — 21 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 30 / نبوت 1397 ہجری شمسی — شمارہ 48

راہ مولیٰ میں قربانی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’اللہ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرانے کی کوشش کی گئی کسی اَور کے لئے ایسی کوشش نہیں ہوئی اور راہ مولیٰ میں جتنی اذیت مجھے دی گئی اتنی کسی اور کو نہیں دی گئی۔‘‘

(جامع ترمذی کتاب القیامۃ حدیث نمبر:2396)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس (خدا) نے میرے دل میں اسرارِ عظیمہ اور کلماتِ قدیمہ اِلقاء کئے۔ اور مجھے نبیوں کا وارث بنا دیا۔ اور فرمایا کہ تو ماموروں میں سے ہے تا کہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے آباو اجداد کو نہیں ڈرایا گیا تھا، اور تا مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔

(گزشتہ سے پیوستہ) ’’اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے یہ کہا کہ ہم اہل بیت کے متبع ہیں اور شیعہ ہیں ایک طبقہ ایسا ہے جنہوں نے اکابر صحابہؓ کی ایک جماعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور ملّت کے ائمہ کی نسبت طعن کیا ہے اور اپنے قول اور اپنے عقیدہ میں غلو کیا ہے اور ان پر کافر اور زندیق ہونے کے بہتان لگائے ہیں اور ان کی طرف خیانت، غضب، ظلم اور بغاوت کو منسوب کیا ہے اور وہ اس وقت تک اس سے باز نہیں آئے اور ان کا یہ پروپیگنڈا ختم ہونے میں نہیں آیا اور وہ باز نہیں آرہے بلکہ انہوں نے اپنے گالیاں دینے کو جائز سمجھا ہے اور ہر میدان میں اسے اختیار کیا ہے اور اسے نیکیوں میں سے سب سے بڑی نیکی بلکہ حصولِ درجات کا ایک ذریعہ سمجھا ہے۔ انہوں نے ان صحابہ پر لعنت کی اور اس کام کو بہت اچھا عمل خیال کیا اور اس پر اُمیدیں باندھیں اور یہ خیال کیا کہ یہ فعل مختلف قسم کی نیکیوں اور قربِ الٰہی کے ذرائع میں سے افضل ترین ذریعہ ہے اور اللہ کی رضا جوئی کا قریب ترین راستہ اور عبادت گزاروں کے لئے نجات کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ مَیں نے کچھ زمانہ اُن میں گزارا ہے اور میرے ربّ نے ہر آزمائش کے وقت میرے لئے آسانی پیدا کر دی اور اس موضوع کے بارے میں جو کچھ وہ چھپا رہے تھے مَیں اُسے محسوس کر رہا تھا اور ان کی فریب دہی کے ہر طریقے پر میری توجہ مرکوز تھی۔ میرے علم و معرفت کی بہتری کے لئے قضا و قدر نے یہ انتظام کیا کہ ان کا ایک عالم میرے اساتذہ میں سے تھا۔ میں ان میں دن رات رہا اور ان سے بارہا مباحثہ کیا۔ ان کا اندرونہ مجھ سے چھپا نہیں رہ سکتا تھا اور نہ ان کا ظاہر مجھ پر مخفی تھا۔ مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ اکابر صحابہؓ سے دشمنی رکھتے ہیں اور وہ شکوک و شبہات کے پردوں پر راضی ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ شیخین (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کی طرف ہر بُرائی منسوب ہو اور ان دونوں پر دھبہ لگے۔ کبھی تو وہ لوگوں سے **قصۂ قرطاس** کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی وہ **قضیۂ فدک** کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس پر بہت سی جھوٹی باتوں کا اضافہ کرتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے افترا پر جسارت کرتے رہے اور جوش میں بے پروا ہو کر بڑھتے رہے۔ اور میں ان سے صحابہؓ، قرآن اور اہل اللہ اور تمام اہلِ عرفان اور امّہات المومنین کی مذمت کی باتیں سنتا تھا۔ لیکن جب مَیں ان کی اصلیت اور ان کا رازِ حقیقت جان گیا تو میں نے ان سے اعراض کیا اور گوشہ نشینی مجھے محبوب ہو گئی اور میرے دل میں بہت سی باتیں تھیں اور میں (اللہ) قاضی الحاجات کی بارگاہ میں مسلسل یہ آہ وزاری کرتا رہا کہ وہ ان بحثوں میں میرے علم میں اضافہ فرمادے۔ اس پر مجھے خدائے کریم و حکیم کی طرف سے رشد و ہدایت کی تعلیم دی گئی اور خدائے علیم کی طرف سے میری رہنمائی حق کی طرف کی گئی اور یہ میں نے ربّ کائنات سے پایا۔ لوگوں کے اقوال سے اخذ نہیں کیا۔ اور ہر شخص مقامِ علم اور صحتِ اعتقادات میں صرف آسمانوں کے خالق کے عطا کردہ علوم کے حصول کے بعد ہی کامل ہوتا ہے اور حضرتِ کبریا کا فضل عظیم ہی غلطی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور کوئی شخص خواہ لمبے عرصہ تک ممتد اپنی ساری عمر فنا کر دے وہ خدائے رحمٰن کی نسیمِ معرفت کے چلنے کے بغیر امور کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہی سب سے بڑا معلّم اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا صاحبِ حکمت ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عارفوں میں سے بنا دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے اعلیٰ علوم عطا کئے اور ایسا نور دیا جو شُہب ثاقبہ کی طرح شیاطین کا تعاقب کرتا ہے۔ وہ مجھے سخت تاریک رات سے نکال کر ایسے روشن دن کی طرف لے آیا جسے سفید بادل کے ٹکڑے نے ڈھانپا ہوا نہیں تھا اور اس نے اپنی بارگاہ سے ہر روکنے والے کو مار بھگایا اور (اس طرح) میں اس کے فضل سے محفوظ ہو گیا۔ مجھے خارقِ عادت فہم عطا کیا گیا اور ایسا نور دیا گیا جو فطرت کو منور کر دیتا ہے اور ایسے اسرار عطا کئے گئے جو حق کے متلاشیوں کو پسند آتے ہیں۔ اور اللہ نے میرے علوم کو تحقیق کے لطیف در لطیف نکات سے رنگین فرمایا اور انہیں شفاف شراب کی طرح صاف کیا اور ہر مسئلہ میں میرے وجدان نے جو فیصلہ کیا اسے اللہ نے اپنی کتاب میں مجھے دکھا دیا تا کہ میرے اطمینان میں اضافہ ہو اور میرا ایمان قوت پائے۔ پس میری آنکھ نے آیات کے ظاہر و باطن اور اُن کے محمولات اور پوشیدہ محاسن کا احاطہ کر لیا اور مجھے محدّثوں جیسی فراست عطا کی گئی۔ اور میرے ربّ نے مجھے ہر پا کباز اور سعادت مند کے لئے جدید فہم کی مختلف انواع عنایت کیں تا کہ وہ مفاسد جدیدہ کی اصلاح کرے۔ اور سعید طبائع کی رہنمائی کرے۔ اور اُس کے علاوہ اور کون ہدایت دے سکتا ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس نے زمانہ پر نظر کی اور اہل زمانہ کو اس حال میں پایا کہ وہ ایمان کھو چکے تھے اور انہوں نے کذب و بہتان کو اختیار کر لیا تھا۔ ان میں سے جن کے سپرد بھی کوئی امانت کی گئی اس نے خیانت کی اور جس نے بات کی اُس نے جھوٹ بولا۔ پھر اس (خدا) نے میرے دل میں اسرارِ عظیمہ اور کلماتِ قدیمہ اِلقاء کئے۔ اور مجھے نبیوں کا وارث بنا دیا۔ اور فرمایا کہ تو ماموروں میں سے ہے تا کہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے آباو اجداد کو نہیں ڈرایا گیا تھا، اور تا مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔‘‘

(سِرُّ الخلافۃ مع اردو ترجمہ صفحہ 20 تا 25۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ) ... ...

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روزمرہ معمولات میں سو سے زائد ممالک سے موصول ہونے والے ہزاروں دعائیہ خطوط کا مطالعہ اور ان کے جوابات کے لئے ضروری ارشادات اور ہدایات مرحمت فرمانا، سینکڑوں دفتری خطوط اور ان پر ہدایات و فیصلہ جات جاری فرمانا، معزّز مہمانوں اور احبابِ جماعت سے انفرادی اور فیملی ملاقاتیں اور دیگر امور شامل ہیں۔ اس ہفتہ مورخہ 16 / تا 22 / نومبر 2018ء کے دوران معمولات کے علاوہ حضرت امیرالمومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مصروفیات کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁... **16 / نومبر بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضورِ انور نے اپنے حالیہ دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا کے دوران نازل ہونے والے افضال و برکات کا تذکرہ فرمایا نیز بورکینا فاسو سے تعلق رکھنے والے محترم ساوادو گو اسماعیل صاحب مرحوم کا نمازِ جنازہ غائب پڑھایا۔

❁... **17 / نومبر بروز ہفتہ**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر کے بعد ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے اختتام پر دعا کروائی۔

❁... **18 / نومبر بروز اتوار**: حضورِ انور نے مسجد فضل

(بقیہ صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁... خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 / اگست 2018ء
❁... حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء
❁... حضورِ انور کا دورۂ بیلجیئم، ستمبر 2018ء
❁... اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن
❁... خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال
❁... میراثِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امیں (نظم)
❁... مختصر عالمی جماعتی خبریں ❁... نمازِ جنازہ حاضر و غائب، الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے و دیگر

...☆...☆...☆...

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی و بیلجیئم ستمبر 2018ء

☆...خلیفہ نے اس بات کو بہت اہمیت دی کہ جس ملک میں رہا جائے اس سے وفاداری اور اس کے قانون کی پاسداری نہایت اہم امر ہے۔ جماعت احمدیہ یکجہتی اور ایک دوسرے کے لئے احترام کی ایک مثال ہے۔ وہ نہ صرف زبانی بلکہ عملاً بھی اس کا اظہار کرتی ہے۔ (ممبر فلیمش پارلیمنٹ)۔ ☆...جب میں نے یہاں آپ کے جلسہ میں شرکت کی تو مجھے ایک مختلف اسلام دیکھنے کو ملا، ایک ایسا اسلام جو امن پسند ہے۔ اس سے مجھے بہت اطمینان حاصل ہوا۔ (پولیس کمشنر برسلز)۔ ☆...ہم آدھے گھنٹے کے لئے جلسہ دیکھنے آئے تھے لیکن وہاں پُرامن ماحول دیکھ کر اور لوگوں کی محبت دیکھ کر دل بہت خوش ہوا اور پہلی دفعہ اتنی بڑی تعداد میں کسی مسلم کمیونٹی کے پروگرام میں شرکت کا موقع ملا اور ہم کو چار گھنٹے گزرنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ☆...ہمیں یہاں دو، اڑھائی سو لوگوں کے اجتماع میں پولیس سپورٹ دینی پڑتی ہے لیکن آپ کے جلسہ میں چار ہزار سے زائد لوگ جمع تھے۔ پولیس کا یہی خیال ہے کہ آپ کی جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ آپ لوگوں کو پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔ (نمائندہ فیڈرل پولیس)

جلسہ سالانہ بیلجیئم میں شمولیت اختیار کرنے والے مسلم اور غیر مسلم مہمانوں کے تأثرات، جلسہ کی میڈیا کوریج، میڈیا کے ذریعے کروڑوں افراد تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا۔ اعلاناتِ نکاح، تقریب آمین اور فیملی ملاقاتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیلجیئم سے روانگی اور کامیاب اور بابرکت دورۂ جرمنی و بیلجیئم کے اختتام پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

16 ستمبر 2018ء بروز اتوار

(حصہ دوم)

... ...

جماعت احمدیہ بیلجیئم کا یہ پچیسواں جلسہ سالانہ تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 سال قبل 2004ء میں بیلجیئم کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی تھی۔ اس وقت جلسہ سالانہ مشن ہاؤس کے احاطہ میں لگائی جانے والی مارکی میں ہوا تھا اور اس جلسہ کی حاضری 980 تھی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2018ء کے جلسہ سالانہ بیلجیئم میں شامل ہونے والوں کی تعداد چار ہزار کے لگ بھگ تھی اور جلسہ کے انتظامات کے لئے وسیع و عریض ہالز حاصل کئے گئے۔

بیلجیئم کی تمام چودہ جماعتوں سے احباب جماعت جلسہ میں شامل ہوئے اس کے علاوہ اس جلسہ میں بیلجیئم جماعت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لانے والے احباب جماعت اور فیملیز دو ہزار سے زائد کی تعداد میں شامل ہوئے۔ درج ذیل ممالک سے احباب شامل ہوئے:

کینیڈا، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، آئرلینڈ، یوکے، سویڈن، پولینڈ، ناروے، یو ایس اے، انڈونیشیا، پاکستان، غانا، گیمبیا، مالی (MALI)، نائیجر، لائبیریا، یوگنڈا، ٹوگو (TOGO)، انڈیا، UAE، کانگو کنشاسا، کانگو برازاویل۔

جماعت بیلجیئم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق پا رہی ہے اور ترقیات کی نئی منازل طے کرتے ہوئے کامیابیوں کے نئے میدانوں میں داخل ہو رہی ہے۔

جلسہ سالانہ بیلجیئم میں مختلف حکومتی مہمان شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ ممبر آف فلیمش پارلیمنٹ اور Dessel کے میئر Chris Van Dijck نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

احمدیہ مسلم جماعت کے وفد کئی سالوں سے مجھ سے آ کر ملاقات کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ انسانیت، مذہب اور اسلام کے بارے میں دلچسپ خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ امسال بھی مجھے موقع ملا کہ میں 15 ستمبر کو آپ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرسکوں اور آپ کے خلیفہ کے ساتھ میری ملاقات بھی ہوئی۔ جب میں آپ کے جلسہ سالانہ پر پہنچا تو اس وقت آپ کے دوسرے دن کا اجلاس ختم ہو رہا تھا جس میں 3000 افراد سے زائد نے شرکت کی تھی۔ مجھے اور میری کولیگ کو جلسہ سالانہ کے انتظامات کا مختصر مگر دلچسپ دورہ کروایا گیا۔ آپ کے مذہب سے مزید تعارف کروایا گیا اور بتلایا گیا کہ کس طرح جلسہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ حفاظتی انتظامات بھی دیکھے، قرآن کریم کے مختلف تراجم بھی دیکھے، اس کاوش کو بھی دیکھا جو جماعت احمدیہ معاشرے کی بھلائی کے لئے کرتی ہے، نہ صرف ادھر بلکہ مختلف غریب ممالک میں بھی محروم لوگوں کے حالاتِ زندگی کو بہتر کرنے کے لئے ہزاروں رضا کار خدمت کرتے ہیں۔ خلیفہ، جو لندن میں رہائش پذیر ہیں، ان کے ساتھ ملاقات بہت متأثر کن رہی۔ اس میٹنگ میں میرے ساتھ سابق میئر دلبیک، میئر Molenbeek اور Ukkel اور دیگر احباب بھی موجود تھے۔ اس میٹنگ میں وفاداری، آزادی، انصاف پسندی اور ہر قسم کے تشدد کو ردّ کرنے کی جانب زور دیا گیا۔ خلیفہ نے اس بات کو بہت اہمیت دی کہ جس ملک میں رہا جائے اس سے وفاداری اور اس کے قانون کی پاسداری نہایت اہم امر ہے۔ جماعت احمدیہ یکجہتی اور ایک دوسرے کے لئے احترام کی ایک مثال ہے۔ وہ نہ صرف زبانی بلکہ عملاً بھی اس کا اظہار کرتی ہے۔

☆ بیلجیئم کے جلسہ میں برسلز کے پولیس کمشنر Christiane de Konick صاحب شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں پہلے آپ کی جماعت کو نہیں جانتا تھا لیکن یہ میرے پڑوسی جو کہ خود بھی احمدی ہیں، انہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا۔ یہاں آ کر مجھے بہت اچھا لگا کیونکہ میں برسلز میں ہونے والے حملوں کی وجہ سے اسلام سے بہت بیزار ہو چکا تھا۔ یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے کہ لوگ مذہب کے نام پر کسی کو کیسے قتل کر سکتے ہیں؟ اس وجہ سے میں اسلام سے بہت بیزار تھا۔ لیکن آپ کی جماعت اور آپ کے Motto ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کی بدولت میں نے جان لیا کہ اسلام پُرامن مذہب ہے اور برسلز میں ہونے والے حملوں کا ذمہ دار ”اسلام“ کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس کے ذمہ دار تو چند شدت پسند لوگ ہیں۔ میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ تمام مسلمانوں کو بُرا کہوں۔ مجھے اچھے اور برے میں تمیز معلوم ہے۔ جب میں نے یہاں آپ کے جلسہ میں شرکت کی تو مجھے ایک مختلف اسلام دیکھنے کو ملا، ایک ایسا اسلام جو امن پسند ہے۔ اس سے مجھے بہت اطمینان حاصل ہوا۔

☆ ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ اور Kasterlee شہر کے میئر Ward Kennes بھی بیلجیئم کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کے ساتھ موجود ہوں اور مجھے ایک اور جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے مختلف اوقات پر خلیفہ کو ملنے کی بھی توفیق ملی اور خطبات بھی سنے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ کے خلیفہ انفرادی، فیملی اور عالمی امن و سکون کے لئے نصائح فرماتے ہیں۔ یہ چیز مجھے بہت ہمت دیتی ہے۔ مجھے خلیفہ کو ملنے کا اعزاز حاصل ہوا جب میں اپنی فیملی کے ساتھ یوکے جلسہ سالانہ پر گیا تھا اور آج بھی مجھے جلسہ کے موقع پر جب خلیفہ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تو میں نے ان کا بیلجیئم تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا کہ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو امن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں جب بھی آتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ انتظامات بہت اچھے ہوتے ہیں۔ سکیورٹی، کھانا، استقبال اور مہمان نوازی ہر چیز کا نہایت عمدہ طور پر انتظام کیا جاتا ہے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک کثیر تعداد جماعت کی اس میں رضا کارانہ طور پر خدمت کرتی ہے۔ میرے شہر میں اتنے احمدی افراد تو نہیں ہیں لیکن میرے ریجن میں کافی احمدی آباد ہیں اور میرا ان کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔ ہم احمدیوں کے ساتھ مل کر چیریٹی واکس کا بھی انعقاد کرتے ہیں۔

☆ بیلجیئم کے شہر ٹرن ہاؤٹ کے سابق میئر اور موجودہ کونسلر Francis Stijnen صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میری جماعت احمدیہ کے لوگوں سے پہلی ملاقات Turnhout میں ہوئی تھی اور اس وقت سے ہی جماعت سے مسلسل رابطہ ہے۔ اس کے ذریعہ سے آپ کی جماعت کے بارے میں تعارف ہوا اور آپ کی تعلیمات کے بارے میں معلوم ہوا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بیلجیئم میں اکثر احباب Catholic ہیں اور ہمارے ملک میں آہستہ آہستہ مزید مسلمان افراد آ رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ جو مسلمان لوگ ہیں ان کا اصل مذہب کیا ہے تا کہ ان کے ساتھ مل جُل کر رہا جا سکے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ میں آپ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہا ہوں۔ میں نے اس سے قبل جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شرکت کی تھی اور Antwerpen اور مختلف شہروں میں آپ کی جماعت کے پروگراموں میں شرکت کی ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی جماعت امن کی تعلیم دیتی ہے اور اس طرح کے جلسہ سالانہ پر سب احباب اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر امن کی جانب قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ امن کا پیغام چاہے چھوٹے پیمانہ پر ہو یا بڑے پیمانہ پر، نہایت ضروری ہوتا ہے۔ میں نے آپ کے خلیفہ کی یورپین اسمبلی والی تقریر سنی ہے جس میں آپ کے امام امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ جب ہم امن کی تعلیم پھیلائیں گے تب ہی ہم اکٹھے مل کر رہ سکیں گے۔ یہ بات ایک معاشرے کے لئے بہت ضروری ہے اور آپ کی جماعت کے خلیفہ بھی اور آپ کی جماعت کے ممبران بھی امن کی تعلیم کو پھیلاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

☆ احمدیوں کے اسائیلم کیسز کو دیکھنے والے دو وکلا Mr Robert اور Miss Katrien بھی بیلجیئم کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان کا کہنا ہے:

ہمارا کسی عقیدہ یا مذہب سے تعلق نہیں اور پچھلی دفعہ جماعت کے پیس سمپوزیم میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ لیکن اس مرتبہ ہم آدھے گھنٹے کے لئے جلسہ دیکھنے آئے تھے لیکن وہاں پُرامن ماحول دیکھ کر اور لوگوں کی محبت

دیکھ کر دل بہت خوش ہوا اور پہلی دفعہ اتنی بڑی تعداد میں کسی مسلم کمیونٹی کے پروگرام میں شرکت کا موقع ملا اور ہم کو چار گھنٹے گزرنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔

ان کا کہنا تھا کہ جب جماعت کے خلیفہ شام کے وقت نماز کے لئے آئے تو ہر ایک شخص خوش تھا اور ان کو دیکھنے کے لئے سب بے تاب تھے۔ اس طرح ہم نے بھی ان کو دور سے دیکھا کہ ایک پُرکشش شخص سٹیج پر آیا۔ ہر شخص اپنے خلیفہ سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

☆ اسی طرح Uccle مسجد کے آرکیٹیکٹ Mr Philip Lammen کو اپنی اہلیہ کے ہمراہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے لئے خلیفہ کے ساتھ ملاقات ایک سحر انگیز تجربہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے حقیقت میں Jesus کے سامنے بیٹھا ہوں۔

مزید کہنے لگے کہ جیسے بچپن میں Jesus کا تصور تھا اس کو جماعت کے خلیفہ سے مل کر حقیقت میں محسوس کیا۔

میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ بیلجیئم کی جس طرح میڈیا میں کوریج ہوئی اس سے قبل کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بیلجیئم کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

جلسہ سالانہ بیلجیئم کے حوالہ سے بیلجیئم ٹی وی چینلز اور وہاں کے تین اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں جن کے ذریعہ 2 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر یوٹیوب، فیس بک، انسٹا گرام اور ٹویٹر کے ذریعہ بھی ہزاروں لوگوں تک پیغام پہنچا۔

بیلجیئم کے نیشنل ٹی وی، رِنگ ٹی وی جو کہ فلیمش زبان میں ہے، اس نے بھی جلسہ کی مناسبت سے خبر دی۔ ایک اندازے کے مطابق اس خبر کے ذریعہ 12 لاکھ احباب تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اس میں کہا گیا کہ ’’احمدیہ جماعت بیلجیئم کے جلسہ سالانہ پر بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔‘‘

☆ بیلجیئم کے نیشنل اخبار De Standaard نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی۔ یہ اخبار فلیمش زبان میں شائع ہوتا ہے اور اس کی روزانہ سرکولیشن 1 لاکھ 12 ہزار ہے۔ اندازے کے مطابق اس اخبار کے قارئین کی تعداد ساڑھے چار لاکھ سے زائد ہے۔ اخبار نے لکھا کہ ہندوپاک کی ایک مذہبی جماعت اگلے سال اس ملک کی پہلی مسجد کا افتتاح کرے گی۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اپنا مرکز Uccle منتقل کر رہی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت اگلے سال کے شروع میں ہمارے ملک میں اپنی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح کرے گی، عمارت تقریباً تیار ہے۔ اب تک اس ملک میں مختلف عبادت گاہیں موجود تھیں لیکن ایک باقاعدہ مسجد کی کمی تھی۔ فی الحال دلبیک (Dilbeek) میں ان کا مرکز موجود ہے لیکن پلان کے مطابق اس جگہ کی توسیع یا ایک مسجد کو تعمیر کرنا ہے جہاں زیادہ احمدی احباب جمع ہوسکیں۔ لیکن ماضی میں اس طرح کے پلان کی مخالفت ہوتی آئی ہے۔ چنانچہ احمدی مسلمانوں کو ایک دوسری جگہ Uccle میں ملی۔ حالانکہ یہ بھی آسانی سے نہیں ملی۔ جب اس مسجد کے پلان پر کام شروع ہوا تب مقامی لوگوں کی طرف سے مخالفت ہوئی لیکن احمدیوں کو کامیابی ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد یہ امید کرتے ہیں کہ ان کے خلیفہ مرزا مسرور احمد مسجد کے افتتاح کے لئے ہمارے ملک دوبارہ تشریف لائیں گے۔

☆ بیلجیئم کے ایک دوسرے نیشنل اخبار Het Nieuwsblad نے بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ ’’ملک میں پہلی احمدیہ مسجد کا اگلے سال افتتاح‘‘ کی شہ سرخی کے تحت خبر دی۔ یہ اخبار بھی فلیمش میں ہے اور اس کی روزانہ کی سرکولیشن 2 لاکھ 65 ہزار بتائی جاتی ہے جبکہ اس اخبار کے قارئین کی تعداد ایک ملین سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار نے لکھا کہ :

امن پسند جماعت مسلمہ مرکز دلبیک سے Uccle منتقل کر رہی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت اگلے سال کے شروع میں ہمارے ملک میں اپنی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح کرے گی، عمارت تقریباً تیار ہے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر افراد یہ امید کرتے ہیں کہ ان کے خلیفہ مرزا مسرور احمد مسجد کے افتتاح کے لئے ہمارے ملک دوبارہ تشریف لائیں گے۔

اس اخبار نے بھی وہی خبر دی جو اخبار De Standaard نے دی تھی۔ **تاہم اس اخبار نے آخر میں لکھا کہ پولیس کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت جس کی سو سے زیادہ سال قبل ہندوستان میں حضرت مرزا غلام احمد نے بنیاد رکھی، ہمارے ملک میں انہوں نے کبھی کوئی مسائل پیدا نہیں کئے۔**

☆ Bruzz Magazine میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ Love for All, Hatred for none کا پرچار کرنے والی احمدیہ مسلم جماعت بیلجیئم نے اپنا 25واں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ اس جماعت کے زیادہ لوگوں کا تعلق پاکستان سے ہے اور یہ بطور Refugee ہمارے ملک میں آئے ہیں اور Dilbeek، ہاسلٹ اور انٹورپن میں ان کے مراکز ہیں۔ 1908ء میں ان میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ ان کا ایمان ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود ان کی جماعت کے بانی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی جماعت کو مخالفت کا بھی سامنا ہے۔ امسال ان کے جلسہ سالانہ کا عنوان ’’حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بطور امن کے سفیر‘‘ تھا۔

☆ **مبلغ انچارج لکھتے ہیں: جب بیلجیئم ٹی وی اور اخباروں میں جلسہ کے حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں تو بعض لوگوں نے فون کر کے حیرت کا اظہار کیا کہ دلبیک میں چار ہزار مسلمان جمع ہوئے اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلا۔ ہمیں اس اجتماع سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ ہم نے کسی قسم کا شور سنا۔**

☆ **بیلجیئم کی فیڈرل پولیس کے نمائندہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

ہمیں یہاں دو، اڑھائی سو لوگوں کے اجتماع میں پولیس سپورٹ دینی پڑتی ہے لیکن آپ کے جلسہ میں چار ہزار سے زائد لوگ جمع تھے۔ پولیس کا یہی خیال ہے کہ آپ کی جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ آپ لوگوں کو پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے تحت
جلسہ سالانہ جرمنی اور بیلجیئم کی کوریج

افریقہ بھر میں مختلف چینلز پر جلسہ سالانہ جرمنی اور جلسہ سالانہ بیلجیئم کی کوریج ہوئی۔ ان میں سے بعض چینلز نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات نشر کئے اور بعض چینلز نے جلسہ کے حوالہ سے تفصیلی خبریں نشر کیں۔

☆ سیرالیون میں نیشنل ٹیلیویژن سمیت تین ٹی وی چینلز پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات اور بیعت کی تقریب نشر ہوئی۔

☆ گھانا میں دو ٹیلیویژن چینلز پر حضورِانور کے تمام خطابات اور بیعت کی تقریب نشر ہوئی۔

☆ اسی طرح روانڈا میں بھی ایک ٹیلیویژن پر حضورِانور کے خطابات اور بیعت کی کارروائی نشر ہوئی۔

ان چینلز کے ذریعہ 20 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے
جلسہ سالانہ جرمنی کی کوریج

امسال پہلی مرتبہ ریویو آف ریلیجنز نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ جرمنی کو Cover کیا۔ جلسہ سے دو ہفتے قبل ہی ’’Caliph in Germany‘‘ کے نام سے ایک سیریز شروع کی گئی۔ اسی طرح جلسہ کے ایام میں بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی کے حوالہ سے Documentaries اور مختلف مہمانوں اور شاملین کے دلچسپ واقعات پر مشتمل انٹرویوز اور ویڈیو کلپس سوشل میڈیا پر چلائے گئے۔

☆ سوشل میڈیا کے ذریعہ کل 1.98 ملین افراد نے ان پوسٹس کو دیکھا۔

☆ اسی طرح جلسہ سالانہ بیلجیئم کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز نے 3 مختصر series سوشل میڈیا پر چلائیں جن میں نماز، اذان اور وضو وغیرہ کے طریق کے حوالہ سے ویڈیوز شامل تھیں تا کہ غیر مسلموں کو اسلامی عبادت کے طریق کے بارہ میں آگاہی دی جاسکے۔ یہ ویڈیوز بھی غیر مسلموں میں بہت مقبول ہوئیں اور کافی تعداد میں لوگوں نے ان ویڈیوز کو دیکھا۔

... ...

17؍ستمبر 2018ء بروز سوموار

... ...

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز اور 20 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 221 تھی۔

بیلجیئم کی نو جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ بیرونی ممالک اٹلی، کینیڈا اور سعودی عرب سے آنے والے افراد نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ کنزہ محمود بنت مکرم ملک بشارت محمود صاحب بیلجیئم کا نکاح عزیزم شعیب طاہر قریشی (فن لینڈ) ابن مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ سارہ بیگ بنت مکرم ریاض احمد بیگ صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ رشید ابن مکرم خورشید رشید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ شہوال احمد بنت مکرم وحید احمد صاحب کا نکاح عزیزم احسان الحق ابن مکرم انعام الحق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضورِانور نے فرمایا:

’’دعا کرلیں، اللہ تعالیٰ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں، ان کی نیک اولاد پیدا ہوں، جماعت کی اور دین کی خادم ہوں۔ دعا کرلیں۔‘‘

بعد ازاں حضورِانور نے دعا کروائی۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس کے بعد حضورِانور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پچھلے پہر بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 47 فیملیز کے 217 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ بیلجیئم کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ فرانس سے آنے والی ایک فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج ملاقات کرنے والوں میں مختلف عرب ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائع فیملیز بھی تھیں۔ بعض فیملیز اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ بعضوں نے اس حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار بھی کیا۔

☆ **توفیق الجمعاوی صاحب نے عرض کیا:**

مجھے حضورِانور سے پہلی مرتبہ فیملی کے ساتھ ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب میں حضورِانور کے دفتر میں داخل ہوا تو مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میں ایک اور دنیا میں داخل ہوا ہوں۔ اتنی روحانیت اور پُرنور چہرہ کو دیکھ کر مجھے اپنی ساری پریشانیاں بھول گئیں اور میں نے محسوس کیا کہ جیسے ہی میں نے حضور کو دیکھا گویا میں نے ایک مردِ خدا کو دیکھ لیا جس سے میرے ایمان میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میری فیملی اور دونوں بیٹیوں کے بھی یہی جذبات تھے۔ حضورِانور نے ہمیں بڑے پیار سے اَلَیْسَ اللّٰہ کی انگوٹھی بھی عطا فرمائی۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ اس سے قبل میں دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں حضور کی دی ہوئی انگوٹھیاں دیکھ کر یہ خواہش کیا کرتی تھی کہ کاش حضور مجھے بھی کبھی انگوٹھی عطا فرمائیں اور آج میری اس خواہش کا اظہار کئے بغیر ہی حضورِانور نے مجھے ایک انگوٹھی عطا فرما دی۔ ہم حضورِانور کے شکر گزار ہیں کہ ہمارے جلسہ

میں تشریف لائے اور اللہ کرے کہ حضور بار بار ہمارے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لائیں۔

☆ مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محمد الغزراوی صاحب بیان کرتے ہیں:

آج مجھے پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب 8 بج گئے اور میرا نام ابھی تک نہیں بلایا گیا تو میں نے سوچا کہ شاید آج حضور سے نہیں مل سکوں گا اور میرا دل اس وقت رو رہا تھا۔ لیکن جب میرا نام پکارا گیا تو میرے دل کو سکون ہو گیا کہ میں بھی حضور سے ملاقات کرسکوں گا۔ جب میں حضور کے دفتر میں داخل ہوا تو ایسے لگا کہ میرا دل روحانیت سے بھر گیا ہے۔ خلافت کی اہمیت خلیفہ سے ملنے سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ خلیفۂ وقت سے ایک تعلق بنانے کے لئے حضور کو بار بار ملا کریں۔ حضور کا روحانی چہرہ دیکھ کر جو دل میں ایک سکون پہنچتا ہے، میں اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ ملاقات کے بعد میں الگ ہو کر بیٹھ گیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اُس نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ میں خلیفۂ وقت سے مل سکوں۔ کوئی بھی جب مجھے خلیفۂ وقت سے ملنے کے بعد ملاقات کی مبارک دیتا ہے تو میرے سامنے وہی نظارہ آجاتا ہے۔

☆ مراکش سے تعلق رکھنے والی مسز سومیہ یاسر (Soumia Yasser) صاحبہ بیان کرتی ہیں:

مجھے امسال پہلی مرتبہ حضور انور سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ میں ملاقات سے پہلے بہت فکر مند تھی لیکن حضور کا پرنور چہرہ دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی۔ حضور سے مل کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا کہ میں اپنے ہی کسی قریبی سے طویل عرصہ بعد مل رہی ہوں۔ حضور نے جس طرح شفقت کا اظہار فرمایا اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

☆ عائشہ مظفر صاحبہ کا تعلق لبنان سے ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

حضور کا ایک خاص رعب ہے جس کی وجہ سے مجھے آرام محسوس ہوا۔ میں پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہی تھی، اس لئے بہت فکر مند تھی لیکن جب میں داخل ہوئی اور حضور نے مجھ سے بات شروع کی تو میں نے ایک سکون محسوس کیا گویا کہ میں کسی رشتہ دار سے بات کر رہی ہوں اور اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔ حضور انور کو دیکھنا ہی اللہ کا بڑا احسان ہے۔

ملاقات سے قبل میں نے بہت سی ذاتی باتیں سوچی ہوئی تھیں، لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے انہیں نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن میں حیران ہوں کہ حضور مجھ سے وہ باتیں پوچھنے لگے جو میں نے سوچ رکھی تھیں گویا کہ حضور میرے خیالات کو دیکھ رہے ہیں۔ میں حضور انور سے مل کر بہت بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلافت کے اور قریب لے آئے اور ہمیں خلافت کے سائے کے نیچے رکھنے کے فضل کو جاری رکھے۔

☆ عواطف صاحبہ کا تعلق مراکش سے ہے۔ ان کی بیلجیئم میں حضور انور سے پہلی ملاقات ہوئی۔ وہ کہتی ہیں:

میرا تعلق ایک متدیّن گھرانے سے ہے۔ میرے والد صاحب مولوی اور ایک مسجد کے امام ہیں۔ میں نے 2008ء میں ایک رؤیا میں دیکھا کہ اعلان ہو رہا تھا کہ کچھ دیر میں ٹی وی سکرین پر آنحضرت ﷺ نمودار ہوں گے۔ میں بصد شوق سامنے لگی سکرین کو دیکھنا شروع کر دیتی ہوں۔ بالآخر اس پر نبی کریم ﷺ نمودار ہوتے ہیں اور میں آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہوں۔ اس رؤیا کے چند روز کے بعد میں گھر میں بیٹھی مختلف ٹی وی چینلز بدل بدل کر دیکھ رہی تھی کہ ایم ٹی اے لگ گیا۔ اس پر اس وقت وہی تصویر آرہی تھی جسے میں نے چند روز قبل خواب میں دیکھا تھا۔ اس تصویر کے نیچے لکھا تھا: المسیح الموعود والامام المھدی۔ میں نے رونا شروع کر دیا کہ مسیح موعود اور امام مہدی آ کر چلے بھی گئے اور ہمیں خبر نہ ہوئی۔ میں نے چینل دیکھنا شروع کر دیا۔ لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ مجھے زمانے کا خوف تھا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ حق ہے تو ہمارے علاقے میں اس کی سمجھ صرف تمہیں ہی آئی ہے۔ گھر والوں کا بھی خوف تھا۔ اس لئے ایم ٹی اے تو دیکھتی رہی لیکن اس سے آگے قدم نہ بڑھا سکی۔

میں پروگرام الحوار المباشر دیکھتی اور بہت محظوظ ہوتی تھی اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہی جماعت اسلام کا دفاع کرنے والی سچی جماعت ہے۔ لیکن لوگوں کے خوف نے مجھے آگے نہ بڑھنے دیا۔ میں نے تجربۃً کبھی جماعت کے بارہ میں بات کرنے کی کوشش کی تو بہت سخت تبصرے سننے کو ملے۔ اسی دوران میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک خنزیر نما شخص مجھے کہتا ہے کہ جسے تم حق سمجھ رہی ہو وہ دراصل جھوٹ ہے۔ اس کے چند روز بعد ہی ایک مشہور مولوی نے ایک ٹی وی چینل پر جماعت کے خلاف فتویٰ دیا اور اسے باطل قرار دے کر اس سے دور رہنے کا کہا۔ جب میں نے اس کی بات سنی تو کہا کہ یہی میرے رؤیا کی تعبیر ہے۔ یہ لوگ مجھے احمدیت سے روکنا چاہتے ہیں۔ بہرحال اس کے باوجود میں بیعت کی طرف قدم نہ بڑھا سکی تا آنکہ ایک رات میں نے خواب میں یہ اشعار سنے:۔

إِنِّي مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْأَكْبَرِ
حق فھل من خائف متدبر

(میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے۔ یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے۔)

جَاءَتْ مَرَابِيعُ الْهُدٰى وَرِهَامُهَا
نَزَلَتْ وَجُوْدُ بَعْدَهَا كَالْعَسْكَرِ

(ہدایت کے بہاری مینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو اتر آئے اور بڑا مینہ اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے۔)

جُعِلَتْ دِيَارُ الْهِنْدِ اَرْضَ نُزُوْلِهَا
نَصْرًا بِمَا صَارَتْ مَحَلَّ تَنَصُّرٍ

(ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی۔ مدد کے طور پر، کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے۔)

یہ شعر ایسے جلال کے ساتھ سنائی دیئے کہ مجھے یاد ہو گئے اور جب اگلے روز ایم ٹی اے پر یہی قصیدہ سنا تو میرا دل یقین سے بھر گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے خود کہا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں پس کیا کوئی خشیت سے غور و فکر کرنے والا شخص ہے جو میرے دعوے پر غور کرے۔

اس وقت میں نے انٹرنیٹ پر بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا جس کا مجھے جواب بھی آ گیا لیکن میں نے اس کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا۔ اس کے بعد میری شادی ہو گئی اور میں بیلجیئم آ گئی۔ یہاں آکر بھی میرا جماعت سے کوئی رابطہ نہ ہوا۔ پھر ایک روز گھر میں آنے والی ڈاک دیکھ رہی تھی کہ اس میں جماعت کی طرف سے ارسال کیا ہوا ایک leaflet بھی تھا۔ اس کو دیکھا تو فوراً پہچان گئی اور دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کیا۔ یوں میرا یہاں جماعت کے ساتھ رابطہ ہو گیا۔ اب میں یہاں ہر جلسہ اور اجلاس پر آتی ہوں۔

اس کے بعد میں نے دوبارہ رسول اللہ ﷺ کو مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں دیکھا۔ آپ مسکرا رہے تھے اور مجھے محسوس ہوا کہ میری بیعت اور جماعت سے رابطہ کی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں:

میں نے حضور انور کو دیکھنے کے لئے بہت انتظار کیا۔ جب آپ بیلجیئم تشریف لائے، مجھے ایسے محسوس ہوا گویا کہ آسمان آپ کی آمد سے خوش ہے۔

جب آپ عورتوں کی مارکی میں داخل ہوئے، میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکی اور میں روتی رہی۔ میں اپنے سامنے ایک مرد خدا کو چلتے دیکھ رہی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ اور امام مہدی علیہ السلام کو یاد کر رہی تھی۔ جب میں آپ کے دفتر میں داخل ہوئی تو میں نے روشنی دیکھی اور میں نے ایسی سکینت محسوس کی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی اور میں نے امن محسوس کیا۔

آپ کے تبسم اور میری نسبت آپ کی توجہ نے میری تمام رکاوٹیں دور کر دیں۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں آپ کو بہت عرصہ سے جانتی ہوں گویا کہ آپ میرے رشتہ دار ہیں۔ ملاقات کے بعد میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 20 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان حاذق محمود، موحد احمد، ایان احمد منان، برحا احمد، شعید احسن، اطہر مجتبیٰ، مرزا عظیم، نبیل احمد، عاقب محمود، احمد طہٰ، عطاء الغالب، حسیب احمد، صالح حیات۔

عزیزات سبرین احمد، عائزہ بشریٰ، زینہ احمد، انوشہ وسیم، سارہ احمد، جاذبہ وسیم، امۃ النور اختر۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

...

18؍ستمبر 2018ء بروز منگل

...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے مکرم اسماعیل خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کے گھر تشریف لے گئے۔

نماز ظہر کی ادائیگی سے قبل تصاویر کا پروگرام تھا۔ جماعت احمدیہ بیلجیئم کے درج ذیل عہدیداران اور گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ نیشنل مجلس عاملہ بیلجیئم، حفاظت خاص، ضیافت ٹیم، جلسہ سالانہ آفس ٹیم، وقار عمل اور ٹیکنیکل ٹیم، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور مبلغین کرام بیلجیئم۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغی پروگراموں کے لئے تیار کئے گئے caravan کا معائنہ فرمایا۔ اس caravan میں کتب، لٹریچر اور پمفلٹس وغیرہ رکھے گئے ہیں اور پوسٹرز آویزاں کئے گئے ہیں۔ اسے مختلف جگہوں پر لے جا کر تبلیغی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

بعد ازاں دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں زیتون کا پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

برسلز سے لندن کے لئے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیاں مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بج کر پندرہ منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور زیارت سے فیضیاب ہوئے۔

مکرم اسامہ جوینہ صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا آئی لینڈ اور مکرم لقمان باجوہ صاحب مبلغ گواڈے لوپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان دونوں سے ان کے اپنے اپنے ممالک میں واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ان دونوں مبلغین کا تعلق بیلجیئم سے ہے۔ جلسہ سالانہ بیلجیئم میں شمولیت کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔

محترم امیر صاحب بیلجیئم کے پاس جدید دور میں تیار ہونے والی برقی گاڑیوں میں ایک نئی طرز کی کار Tesla ہے۔ حضور انور کے استفسار پر امیر صاحب نے اس گاڑی کے بارہ میں کچھ معلومات فراہم کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر تشریف فرما ہوئے اور اسے برکت بخشی۔

مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب (جو جرمنی سے ہی قافلہ کے ساتھ بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر ہیں) اور مکرم عبداللہ سپراء صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ تین بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بج کر بیس منٹ پر Channel Tunnel آمد ہوئی۔

بیلجیئم سے مکرم امیر صاحب بیلجیئم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مبلغ انچارج بیلجیئم حافظ احسان سکندر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم اسد مجیب صاحب (مبلغ سلسلہ)، افضال طارق صاحب افسر جلسہ سالانہ، ملک ارشد احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ، انور حسین صاحب نائب امیر، وحید ارائیں صاحب سیکرٹری سمعی و بصری، ضیاء اللہ باجوہ صاحب سیکرٹری زراعت، ملک طاہر صاحب زعیم انصار اللہ اور محمد عمران صاحب قائد خدام الاحمدیہ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں Calais سے لندن کے لئے رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ پاسپورٹس، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

چھ بج کر دس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ مزید صحابہ حضرت عمیر بن ابی وقاص، حضرت قطبہ بن عامر انصاری، حضرت شجاع بن وہب، حضرت شماس بن عثمان، حضرت ابوعبس بن جبر اور حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری رضوان اللہ علیہم کے مختصر سوانح اور سیرت کا تذکرہ

محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کی وفات۔

مکرم محمد ظفراللہ صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب کی سیدوالا ضلع ننکانہ میں شہادت۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31؍ اگست 2018ء بمطابق 31؍ ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ایک بدری صحابی تھے جن کی ولدیت ابووقاص مالک بن اُھَیب تھی۔ ان کی شہادت غزوہ بدر 2 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی تھے اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنوزھرہ سے تھا اور جیسا کہ ذکر ہوا بدر کی جنگ میں انہوں نے شرکت کی اور وہیں ان کی شہادت ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر اور عمرو بن معاذ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (الاستیعاب جلد 3 صفحہ 294 عمیر بن ابی وقاصؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 79 عمیر بن ابی وقاص مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء) بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمیر بن ابی وقاص اور حضرت خبیب بن عدی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (عیون الاثر جلد اوّل صفحہ 232 باب ذکر المؤاخات مطبوعہ دارالقلم بیروت 1993ء)

ان کی شہادت کے واقعہ کا اور جنگ بدر میں شامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح لکھا ہے کہ مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے ان کو واپس بھیجا گیا۔ سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ کمسن تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں اِدھر اُدھر چھپ گئے لیکن آخر ان کی باری آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں بدر میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 353)

تاریخ کی ایک اور کتاب میں ان کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ عمرو بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہونے کے لئے ہمارا معائنہ فرماتے میں نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ چھپتے پھر رہے تھے۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا اے بھائی تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے تو بچہ سمجھ کر واپس بھیج دیں گے۔ میں جنگ کے لئے جانا چاہتا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرما دے۔ پس جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوٹا سمجھ کر واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو عمیر رونے لگ گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 79 عمیر بن ابی وقاصؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ان کی تلوار بڑی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی تلوار کی نیام باندھی۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 4 صفحہ 603 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء) حضرت عمیر بن ابی وقاص غزوہ بدر میں جب شہید ہوئے اس وقت آپ سولہ سال کے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 79 عمیر بن ابی وقاصؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) سولہ سال کی عمر بھی ایسی تھی جس میں قد کاٹھ بیشک چھوٹا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عموماً بچوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت قطبہ بن عامر۔ یہ انصاری تھے۔ عامر بن حدیدۃ کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت عمرو ہے۔ آپ کی اہلیہ کا نام حضرت اُمِّ عمرو ہے جن سے ایک بیٹی حضرت اُمِّ جمیل ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں ہی شامل ہوئے اور آپ اُن چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 294 قطبہ بن عامرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

ان کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ 'سیرت خاتم النبیینؐ' میں اس طرح لکھا ہے کہ گیارہ نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں یثرب والوں سے یعنی مدینہ والوں سے پھر ملاقات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ونسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت کے لہجے میں کہا کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ موقع ہے ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جائیں اور یہ کہہ کر سب مسلمان ہو گئے۔ یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ابواُمامہ اسعد بن زُرارہ جو بنونجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔ عوف بن حارث یہ بھی بنونجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننھیال کا قبیلہ تھا۔ رافع بن مالک جو بنوزریق سے تھے۔ جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔ قطبہ بن عامر جو بنی سلمہ سے تھے اور عقبہ بن عامر جو بنی حرام سے تھے اور جابر بن عبداللہ بن رئاب جو بنی عبید سے تھے۔ اس کے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے اور ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں۔ ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو پھر جمع کر دے۔ پھر ہم ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 222-221) کہتے ہیں جی اسلام نے آ کر پھوٹ ڈال دی!؟ اسلام کی وجہ سے آپس کی پھوٹ اور فساد جو تھے اس کے ختم ہونے کا اظہار ان لوگوں نے کیا اور پھر یہ ہو بھی گیا اور وہی لوگ جو آپس کے دشمن تھے بھائی بھائی بن گئے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی ایک مَیں نے ذکر کیا تھا کہ ان لوگوں کا آپس میں بھائی بھائی ہونا دشمن کی آنکھوں میں بڑا کھٹکتا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے سے اور آپ کی قوتِ قدسی سے ایک بھائی چارے کی فضا دوبارہ پیدا ہوئی۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت قطبہ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ اُحد میں آپ جوانمردی سے لڑے۔ اس روز آپ کو نو (9) زخم آئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنوسلمہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ بدر میں حضرت قطبہ کی ثابت قدمی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو صفوں کے درمیان ایک پتھر رکھا اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بھاگوں گا جب تک یہ پتھر نہ بھاگے یعنی شرط لگا دی کہ میری جان جائے تو جائے میدان چھوڑ کر میں نے نہیں بھاگنا۔

ان کے بھائی یزید بن عامر تھے جو ستّر انصار کے ساتھ عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت یزید بدر

اور اُحد میں بھی شریک ہوئے اور ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں بھی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 294 قطبہ بن عامرؓ واخوہ یزید بن عامرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ابو حاتم سے مروی ہے کہ حضرت قطبہ بن عامر نے حضرت عمر کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ جبکہ ابن حبّان کے نزدیک انہوں نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 5 صفحہ 338 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہو گا وہ ہیں حضرت شجاع بن وہب جو وہب بن ربیعہ کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات جنگ یمامہ میں ہوئی۔ آپ کو شجاع بن ابی وہب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا خاندان بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ آپ طویل القامت پتلے جسم والے اور نہایت گھنے بالوں والے تھے۔ حضرت شجاع کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لبّیک کہا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ افواہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حضرت شجاع حبشہ سے واپس مکہ آ گئے۔ کچھ مدت بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو آپ بھی اپنے بھائی عُقبہ بن وہب کے ساتھ ارضِ مکہ کو خیرباد کہہ کر مدینہ چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس بن خولی کو حضرت شجاع کا دینی بھائی بنایا تھا۔ مؤاخات جو قائم کی تھی اس میں حضرت شجاع کا بھائی بنایا تھا۔ حضرت شجاع بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 370 شجاع بن وہب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 51 شجاع بن وہبؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

غزوہ حدیبیہ سے واپس آنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر سلاطین عالم کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تھے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے بعض کو شاہانِ عجم کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں۔ جو غیر عرب بادشاہ ہیں ان کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں۔ تم مجھ سے اختلاف نہ کرنا جیسا بنی اسرائیل نے عیسیٰ سے کیا تھا۔ تو مہاجرین نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کبھی کچھ اختلاف نہ کریں گے آپ ہمیں بھجوائیے۔ (سیرت ابن کثیر صفحہ 421 باب ذکر بعثہ الی کسریٰ ملک الفرس مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) چنانچہ جن صحابہ کو اس دینی فریضہ کے انجام دینے کی سعادت ملی ان میں حضرت شجاع بن وہب بھی شامل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف جو دمشق کے قریب مقام غوطہ کا رئیس تھا سفیر بنا کر بھیجا اور بعض کے نزدیک اس کا نام منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی تھا۔ بہرحال آپ نے تبلیغ کا جو خط بھیجا اس کے ابتدائی فقرے یہ تھے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِلَی الۡحَارِثِ ابۡنِ اَبِیۡ شِمۡرٍ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی وَ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَصَدَّقَ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡکَ اِلٰی اَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ یَبۡقٰی لَکَ مُلۡکُکَ۔ (شرح زرقانی جلد 5 صفحہ 46 واما مکاتبتہ علیہ الصلاۃ والسلام الی الملوک وغیرھم مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)، (اصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 3 صفحہ 256 شجاع بن وہب مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حارث بن ابی شمر کی طرف، سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اللہ پر ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ بیشک میں تم کو اس خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی صورت میں تمہاری سلطنت باقی رہے گی۔

حضرت شجاع کہتے ہیں کہ میں خط لے کر روانہ ہوا یہاں تک کہ حارث بن ابی شمر کے محل کے دروازے پر پہنچا وہاں دو تین دن گزر گئے مگر دربار میں رسائی نہیں ہو سکی۔ آخر میں نے وہاں کا جو سکیورٹی کا انچارج تھا اس سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کی حیثیت سے اس کے پاس آیا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ یہ جو رئیس ہے وہ فلاں دن باہر آئیں گے اس سے پہلے تم ان سے کسی طرح نہیں مل سکتے۔ شجاع کہتے ہیں کہ پھر وہی شخص مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے متعلق پوچھنے لگا۔ میں اسے تفصیلات بتاتا رہا جس سے اس کے دل پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگا۔ یعنی وہ جو سکیورٹی انچارج تھا اس علاقے کے بادشاہ یا گورنر یا رئیس کہہ لیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے انجیل میں پڑھا تھا کہ اس نبی کی بالکل یہی تفصیلات اس میں موجود ہیں۔ مگر میں سمجھتا تھا کہ وہ سرزمین شام میں ظاہر ہوں گے مگر اب معلوم ہوا کہ وہ سرزمین قرظ یعنی یمن کے علاقہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ بہرحال میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ وہ جو سکیورٹی انچارج تھا اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ مجھے حارث بن ابی شمر سے ڈر لگتا ہے کہ وہ مجھے قتل کر دے گا۔ ساتھ اس بات کا اظہار بھی کیا کہ علاقے کا رئیس جو ہے وہ مجھے قتل کر دے گا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ پہریدار میری بہت عزت کرنے لگا اور بہتر سے بہتر انداز میں میری میزبانی کرتا۔ وہ مجھے حارث کے متعلق بھی اطلاعات دیتا رہتا اور اس کے متعلق مایوسی کا اظہار کرتا۔ کہتا کہ حارث بن ابی شمر اصل میں بادشاہ قیصر سے ڈرتا ہے کیونکہ یہ اسی کی حکومت میں تھا۔ آخر ایک دن حارث باہر نکلا اور دربار میں آ کر بیٹھا۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ پھر مجھے حاضری کی اجازت ملی۔ میں نے اس کے سامنے پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اس کے حوالے کیا۔ اس نے وہ خط پڑھا پھر اسے اٹھا کر پھینک دیا اور غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ کون ہے جو مجھ سے میری سلطنت چھین سکے۔ میں خود اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہوں چاہے وہ یمن میں ہی کیوں نہ ہو۔ میں وہاں اس کے پاس سزا دینے کے لئے پہنچوں گا۔ لوگ فوجی تیار کریں۔ اس نے اپنی انتظامیہ کو حکم دیا کہ تیار ہو۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ الفاظ کہے کہ میں جنگ کے لئے نکلوں گا اور جو خط لکھا ہے وہ دھمکی دی ہے کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہاری حکومت جاتی رہے گی۔ بہرحال کہتے ہیں اس کے بعد حارث بن ابی شمرات تک وہیں بیٹھا رہا اور لوگ اس کے سامنے پیش ہوتے رہے۔ پھر اس نے گھڑ سواروں کو تیاری کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ اپنے آقا سے یہاں کا سب حال بتا دینا۔ اس کے بعد اس نے قیصر شاہ روم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا سارا واقعہ لکھ کر بھجوایا۔ اپنا ایلچی بھجوایا اور یہی باتیں ساری لکھ کر بھجوائیں کہ اس طرح یہ نمائندہ مجھے اسلام کی تبلیغ کرنے آیا ہے۔ حارث بن ابی شمر کا یہ خط قیصر کے پاس اس وقت پہنچا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ قیصر کو پہنچ گیا تھا۔ قیصر نے حارث کا خط پڑھ کر اسے لکھا کہ اس نبی پر حملے اور پیش قدمی کا خیال چھوڑ دو اور ان سے مت الجھو۔ بہرحال جب قیصر کا یہ جوابی خط حارث کے پاس پہنچا تو اس نے حضرت شجاع کو جو کہ اس وقت تک وہیں ٹھہرے ہوئے تھے بلوایا اور پوچھا کہ تم کب واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ حضرت شجاع نے کہا کل۔ بادشاہ نے اسی وقت آپ کو سو مثقال سونا دلائے جانے کا حکم دیا اور وہ دربان آپ کے پاس آیا۔ وہی جو پہلے سکیورٹی انچارج تھا ان کے پاس آیا اور اس نے خود کچھ روپیہ اور لباس دیا۔ پھر سکیورٹی انچارج کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور بتانا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا پیروکار بن چکا ہوں۔ حضرت شجاع کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ حارث کے متعلق سب حال بتایا۔ آپ نے تمام روداد سن کر فرمایا کہ تباہ ہو گیا یعنی اس کی سلطنت تباہ ہو گئی۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے محل کے دربان مُرّی کا سلام پہنچایا اور اس نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ بتلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ سیرۃ الحلبیہ میں یہ سارا واقعہ بیان ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 358-357 باب ذکر کتابہ ﷺ الی الحارث بن ابی شمر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تاریخ کی مختلف کتابوں سے لے کر جو باتیں بیان کی ہیں اس میں سے جو چند زائد باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ لکھتے ہیں کہ پانچواں تبلیغی خط ریاست غسان کے فرمانروا حارث بن ابی شمر کے نام لکھا گیا۔ غسان کی ریاست عرب کے ساتھ متصل جانب شمال واقع تھی اور اس کا رئیس قیصر کے ماتحت ہوا کرتا تھا۔ جب حضرت شجاع بن وہب وہاں پہنچے تو حارث اس وقت قیصر کی فتح کے جشن کے لئے تیاری کر رہا تھا۔ جو شاہ روم تھا اس کی فتح کا جشن تھا اس کے لئے وہاں کا رئیس تیاری کر رہا تھا۔ حارث سے ملنے سے پہلے شجاع بن وہب اس کے دربان یعنی مہتمم ملاقات سے ملے۔ وہ ایک اچھا آدمی تھا۔ اس نے شجاع کی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر فی الجملہ ان کی تصدیق کی۔ بہرحال چند دن کے انتظار کے بعد وہی واقعہ بیان ہوا کہ شجاع بن وہب کو رئیس غسان کے دربار میں رسائی ہو گئی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پیش کیا۔ حارث نے خط پڑھ کر غصہ سے پھینک دیا اور نہ صرف غصہ سے پھینک دیا بلکہ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے فوجوں کو حملہ کے لئے تیاری کا حکم دیا اور اسی دوران اس نے قیصر کو بھی یہ خط بھیجا اور یہ بتایا کہ میں فوج کشی کرنے لگا ہوں تو قیصر نے کہا کہ فوج کشی نہ کرو اور مجھے آ کر دربار کی شرکت کے لئے ایلیاء یعنی بیت المقدس میں ملو۔ قیصر نے اس رئیس کو بلایا۔ بہرحال یہ تو معاملہ ان کا وہیں ختم ہو گیا۔ حدیث اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ مدینہ میں ایک عرصہ تک اس بات کا خوف رہا کہ غسانی قبائل مسلمانوں کے خلاف کب حملہ کرتے ہیں۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 829-828) کافی عرصہ تک یہ خوف رہا۔ اس جواب کی وجہ سے جو شمر نے آپؐ کے صحابی کو دیا تھا۔

ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو 24 مجاہدین دے کر ان لوگوں کی سرکوبی پر مامور فرمایا جو مدینہ پہ حملہ کرنے لگے تھے۔ اس وقت بنو عامر کے لوگ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر اَلسِّیّ جو مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام ہے اس پر خیمہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ یعنی حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں

تک کہ اچانک صبح کے وقت بنوعامر کے سر پر جا پہنچے۔ وہ لوگ مسلمانوں کو اچانک اپنے سر پر دیکھ کر بوکھلا گئے باوجود اس کے کہ وہ حملے کی تیاری کے لئے نکلے تھے اور پوری فوج بنا کے نکلے تھے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں۔ کوئی ضرورت نہیں تعاقب کرنے کی اور مال غنیمت جو ہے اس زمانے کے رواج کے مطابق جو بھی وہ چھوڑ گئے تھے اونٹ اور بکریاں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے۔ مال غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ہر ایک مجاہد کو پندرہ پندرہ اونٹ ملے تھے اور دیگر اسباب و سامان اس کے علاوہ تھا (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 313 سریہ شجاع بن وہبؓ الیٰ بنی عامر بالسّی مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) یعنی کہ وہ حملہ آور جو تھے پوری تیاری کر کے آئے تھے اور جنگ کے ساز و سامان سے لیس تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے۔ حضرت شماس بن عثمان۔ ان کا پہلے بھی ایک خطبہ میں مختصر ذکر ہو چکا ہے۔ عثمان بن شرید ان کے والد تھے۔ غزوہ اُحد 3 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام عثمان اور شماس لقب تھا اور اس لقب سے آپ مشہور ہوئے۔ بنو مخزوم میں سے تھے اور اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ (اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 394-393 شماس بن عثمانؓ مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) ابن ہشام نے حضرت شماس بن عثمان کے نام شماس کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شماس رضی اللہ عنہ کا نام عثمان ہے اور شماس کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا ایک مذہبی لیڈر جس کو شماس کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا۔ وہ عیسائی لیڈر بہت خوبصورت تھا۔ اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر مکہ کے لوگ متعجب ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ جو عثمان کے ماموں تھے انہوں نے کہا کہ میں اس شماس سے زیادہ ایک حسین لڑکا تم کو دکھاتا ہوں اور پھر اپنے بھانجے عثمان کو لا کر دکھایا۔ اس وقت سے لوگ عثمان کو شماس کہنے لگے۔ حضرت شماس کا نام شماس ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ کا نام شماس آپ کے چہرے کی سرخ و سفید رنگت کی وجہ سے تھا گویا کہ آپ سورج کی مانند ہیں۔ پس اس وجہ سے شماس نام آپ کے اصل نام پر حاوی ہو گیا۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 462 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم جلد 3 صفحہ 187 بحوالہ المکتبۃ الشاملہ)

حضرت شماس بن عثمان اور آپ کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل تھیں۔ حضرت شماس کی والدہ شیبہ اور عُتبہ (سرداران مکہ جو غزوہ بدر میں مارے گئے تھے) کی بہن تھیں۔ حضرت شماس بن عثمان نے حبشہ سے واپسی پر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت شماس بن عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد حضرت مبشر بن عبدمنذر کے ہاں قیام کیا۔ سعید بن مُسَیَّب کہتے ہیں کہ حضرت شماس بن عثمان غزوہ اُحد میں شہید ہونے تک حضرت مبشر بن عبدالمنذر کے ہاں مقیم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس بن عثمان اور حضرت حنظلہ بن ابی عامر کے درمیان مؤاخات قائم کروائی۔ حضرت شماس کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ تھا اور آپ کی اہلیہ اُمّ حبیب بنت سعید تھیں۔ ابتدائی ہجرت کرنے والی مسلمان خواتین میں سے تھیں۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 394 مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) (سیر الصحابہ جلد دوم صفحہ 324 شماس بن عثمانؓ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 130 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت شماس بن عثمان غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ آپ غزوہ اُحد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شماس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں یا بائیں جس طرف بھی نظر اٹھاتے شماس کو وہیں پاتے جو جنگ اُحد میں اپنی تلوار سے مدافعت کر رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہو گئی جب آپ پر حملہ ہوا اور پتھر آ کے لگا۔ حضرت شماس نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال بنا لیا تھا یہاں تک کہ آپ شدید زخمی ہو گئے اور آپ کو اسی حالت میں مدینہ اٹھا کر لایا گیا۔ آپ میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ آپ کو حضرت عائشہ کے ہاں لے جایا گیا۔ حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ کیا میرے چچا زاد بھائی کو میرے سوا کسی اور کے ہاں لے جایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حضرت اُمّ سلمہ کے پاس اٹھا کر لے جاؤ۔ پس آپ کو وہیں لے جایا گیا اور آپ نے انہی کے گھر وفات پائی۔ وہاں اُحد سے زخمی ہو کے آئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت شماس کو مقام اُحد میں لے جا کر انہی کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ جب جنگ کے بعد آپ کو زخمی حالت میں اٹھا کر مدینہ لایا گیا تھا تو وہاں ایک دن اور ایک رات تک زندہ رہے تھے اور اس دوران کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں، انتہائی کمزوری کی حالت تھی بلکہ بیہوشی کی حالت تھی۔ حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 34 سال کی عمر میں ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 131 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر ایک صحابی حضرت ابوعبس بن جبر ہیں۔ ان کے والد کا نام جبر بن عمرو تھا۔ ان کی وفات 34 ہجری میں ستر سال کی عمر میں ہوئی۔ ان کا اصل نام عبدالرحمٰن تھا اور کنیت ابوعبس تھی۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدل کر عبدالرحمٰن کر دیا تھا۔ عُزّیٰ ان کے بُت کا نام تھا اس لئے بدلا اور عبدالرحمٰن کر دیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ کعب بن اشرف یہودی کو جن اصحاب نے قتل کیا یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبس اور حضرت خُنَیس کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ چونتیس ہجری میں ستر برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ مکہ میں آپ کی کثیر اولاد موجود تھی۔ حضرت عثمان نے ان کا جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 205-204 مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 7 صفحہ 222 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 238 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) حضرت ابوعبس بن جبر کے بارے میں مروی ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی آپ عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ اس وقت عرب میں لکھنے کا رواج بہت کم تھا۔ حضرت ابوعبس اور حضرت ابوبُردہ بن نیار نے جب اسلام قبول کیا اس وقت دونوں نے بنوحارثہ کے بتوں کو توڑ دیا تھا۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان اُنہیں لوگوں سے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے یعنی کہ مال کا شعبہ بھی ان کے پاس تھا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 238 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) زمانہ نبوی میں حضرت ابوعبس کی آنکھ کی بینائی چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روشنی حاصل کرو۔ چنانچہ وہ عصا آپ کے آگے روشنی کیا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 7 صفحہ 222 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) ایک تو یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سوٹی تمہارے ہاتھ میں ہو گی اور جس طرح نابینا اپنی سوٹی استعمال کرتے ہیں، چلتے ہوئے مدد دے گی۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے روشنی بھی نکلتی ہو اور بعض دفعہ رات کے وقت میں کم نظر آتا ہو تو اس سے روشنی نکلتی ہو کیونکہ بعض اور صحابہ کے بارے میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ بعض دفعہ اندھیرے میں وہ سفر کر رہے ہوتے تھے تو ان کے عصا سے روشنی نکلتی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 693 حدیث 13906 مسند انس بن مالکؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ سفر کر رہے تھے اور رات اندھیری تھی تو ان کو بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ روشنی ان کے آگے آگے چلتی رہی۔ (ماخوذ)

حضرت ابوعبس کے ایک بیٹے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے قبیلہ بنوحارثہ کی طرف چلے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اندھیری رات میں جب بارش بھی ہو رہی تھی آپ اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے تو آپ کے عصا سے روشنی نکلنا شروع ہو گئی جس نے آپ کے لئے راستے میں روشنی کر دی۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد 6 صفحہ 2028 حدیث 5495 مطبوعہ مکتبہ نزار المصطفیٰ الباز)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو یہ بیہوشی کی حالت میں تھے۔ جب افاقہ ہوا تو حضرت عثمان نے کہا کہ آپ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حالت اچھی دیکھتے ہیں سوائے ایک اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی رسّی کے جو ہم سے اور عُمّال سے غلطی سے کھو گئی تھی۔ ابھی تک ہم اس سے خلاصی نہیں پا سکے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 238 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) یہ عُمّال میں سے تھے جیسا کہ میں نے بتایا کہ مال صدقہ وغیرہ چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لئے ان کو بھیجا جاتا تھا۔ ذمہ داری اور ایمانداری کا یہ معیار تھا کہ اونٹ باندھنے والی ایک رسّی غلطی سے گم گئی اور اسی وجہ سے زندگی کے آخر تک بے چین رہے۔ مرض الموت میں بھی خیال آیا تو یہی کہ یہ رسّی جو ہے اگلے جہان میں کہیں ہمارے لئے ابتلا نہ بن جائے۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور ایمانداری کے ایسے معیار رکھتے تھے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی نماز عصر پڑھنے والا کوئی نہ تھا یعنی وقت کے لحاظ سے پہلے وقت میں نماز عصر پڑھ لیا کرتے تھے۔ انصار میں سے دو آدمی ایسے تھے جن کا گھر مسجد نبوی سے سب سے زیادہ دور تھا۔ ایک حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر تھے جن کا تعلق بنی عمرو بن عوف سے تھا اور دوسرے حضرت ابوعبس بن جبر تھے جن کا تعلق بنوحارثہ سے تھا۔ ابولبابہ کا گھر قبا میں تھا اور حضرت ابوعبس کا گھر بنوحارثہ میں تھا۔ اور کافی فاصلے پر دو اڑھائی میل دور تھا۔ یہ دونوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب اپنی قوم میں واپس پہنچتے تو انہوں نے تب تک وہاں نماز عصر نہ پڑھی ہوتی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 607 حدیث 12516 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) تو یہ ان لوگوں کا تیز چلنے کا معیار بھی ہے اور یہ بھی کہ فاصلہ طے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے پیچھے نماز پڑھنے آیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عبس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود کئے اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 469 حدیث 16031 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والے، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے والے لوگ اس میں شامل ہیں۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کے لئے سفر کرنے والے بھی اور وہ لوگ بھی جو ایک لمبے فاصلے سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے ہیں یہ سب لوگ ان لوگوں میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں پر آگ حرام کی گئی ہے۔

پھر ایک صحابی حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری تھے۔ عبداللہ بن ثعلبہ ان کے والد کا نام تھا۔ ان کی وفات 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن اِراشی بن عبداللہ تھا۔ ان کا پرانا نام عبدالعُزّٰی تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ بَلِیّ کی ایک شاخ بنواُنَیف سے تھا اور آپ انصار کے خاندان **بنو جَحْجَبَا بن کُلفہ** کے حلیف تھے۔ آپ کی کنیت ابوعقیل ہے اور آپ اسی سے مشہور ہیں۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 249-248 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ان کے قبولیت اسلام کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن ایک نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قبول ایمان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور بتوں سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ عبدالعُزّٰی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آج سے تمہارا نام عبدالرحمن ہے۔ انہوں نے ارشاد نبوی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور سب لوگوں سے کہہ دیا کہ میں اب عبدالعُزّٰی نہیں بلکہ عبدالرحمن ہوں۔ آپ کے اجداد میں ایک شخص اِراشہ بن عامر تھا اس کی نسبت سے انہیں اِراشی بھی کہا جاتا ہے۔ (آسمان ہدایت کے ستر ستارے از طالب ہاشمی صفحہ 492-491 مطبوعہ البدر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور) آپ ان صحابہ کرام میں سے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تو ساری رات یہ کام کرتے اور جو کچھ ملتا وہ صدقہ کر دیتے۔ چنانچہ بخاری میں آپ کے متعلق آتا ہے کہ حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم اس وقت مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوعقیل آدھا صاع کھجور مزدوری کے پیسوں میں سے لے کر آئے۔ ایک اور شخص ان سے زیادہ لایا تو اس پر منافق کہنے لگے کہ اللہ تو اس شخص کے صدقے سے بے نیاز ہے اور اس دوسرے شخص نے جو صدقہ کیا وہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ فَیَسۡخَرُوۡنَ مِنۡہُمۡ۔ سَخِرَ اللّٰہُ مِنۡہُمۡ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔ (التوبۃ:79) یہ منافق ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقے دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ سو باوجود اس قربانی کے منافق ان پر ہنسی کرتے ہیں اور اللہ ان میں سے اشد مخالفوں کو ہنسی کی سزا دے گا اور ان کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

(صحیح البخاری کتاب التفسیر باب الذین یلمزون المطوعین... الخ جلد 10 صفحہ 371 حدیث 4668 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان کے عجیب عجیب نظارے ہیں۔ کس طرح یہ کوشش کرتے تھے اور ان لوگوں کے انہی نمونوں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

اس واقعہ کی تفصیل علامہ ابن حجر عسقلانی یوں بیان فرماتے ہیں کہ انہیں صاحب الصاع بھی کہتے ہیں یعنی حضرت ابوعقیل کو صاحب الصاع بھی کہا جاتا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنا آدھا مال لے کر آئے۔ انصار کے غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص ابوعقیل آگے بڑھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا اور ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رکھ دیا ہے اور دوسرا صاع یہ ہے۔ بعض روایتوں میں ایک صاع میں سے نصف صاع دینے کا ذکر ہے۔ یعنی آدھا میں نے گھر رکھ لیا اور آدھا لے کر آیا ہوں۔ تو منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوعقیل کے صاع سے غنی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 7 صفحہ 233 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) یعنی یہ منافق ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقہ دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو کہ سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ ہی وہ انصاری صحابی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب پر آخری وار کیا تھا۔ چنانچہ ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت ابوعقیل اُنَیفی زخمی ہوئے۔ ان کو کندھوں اور دل کے درمیان تیر لگا تھا جو لگ کر ٹیڑھا ہو گیا تھا جس سے وہ شہید نہ ہوئے۔ پھر وہ تیر نکالا گیا۔ ان کی بائیں جانب اس تیر کے لگنے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی تھی۔ یہ شروع دن کی بات ہے۔ پھر انہیں اٹھا کر ان کے خیمہ میں لایا گیا۔ جب لڑائی گھمسان کی ہونے لگی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی یہاں تک کہ مسلمان پیچھے ہٹتے ہٹتے اپنی قیام گاہوں سے بھی پیچھے چلے گئے۔ اس وقت حضرت ابوعقیل زخمی تھے۔ انہوں نے حضرت مَعْن بن عدی کی آواز سنی وہ انصار کو بلند آواز سے لڑنے کے لئے ابھار رہے تھے کہ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنے دشمن پر دوبارہ حملہ کرو۔ اور حضرت معن لوگوں کے آگے آگے تیزی سے چل رہے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ انصار کہہ رہے تھے کہ ہم انصار کو دوسروں سے الگ کر دو۔ ہم انصار کو دوسروں سے الگ کر دو۔ چنانچہ ایک ایک کر کے انصار ایک طرف جمع ہو گئے اور مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ جم کر لڑیں گے اور بہادری سے آگے بڑھیں گے اور دشمن پر حملہ کریں گے اس سے تمام مسلمانوں کے قدم جم جائیں گے اور حوصلے بڑھ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوعقیل انصار کے پاس جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ زخمی حالت میں تھے، بہت کمزوری تھی لیکن کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعقیل آپ کیا چاہتے ہیں آپ میں لڑنے کی طاقت تو ہے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منادی نے میرا نام لے کر آواز لگائی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو انصار کو بلا رہا ہے نہ کہ زخمیوں کو۔ وہ تو ان لوگوں کو بلا رہا ہے جو لڑنے کے قابل ہوں۔ حضرت ابوعقیل نے کہا کہ انہوں نے انصار کو بلایا ہے اور میں چاہے زخمی ہوں لیکن میں بھی انصار میں سے ہوں اس لئے میں ان کی پکار پر ضرور جاؤں گا چاہے مجھے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعقیل نے اپنی کمر باندھی اور اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی اور پھر یہ اعلان کرنے لگے کہ اے انصار جنگ حنین کی طرح دشمن پر دوبارہ حملہ کرو۔ چنانچہ انصار جمع ہو گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اور مسلمان بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھے یہاں تک کہ دشمن کو میدان جنگ چھوڑ کر باغ میں گھس جانے پر مجبور کر دیا۔ مسلمان اور دشمن ایک دوسرے میں گھس گئے اور ہمارے درمیان اور ان کے درمیان تلواریں چلنے لگیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعقیل کو دیکھا ان کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ کر زمین پر گرا ہوا تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم تھے جن میں سے ہر زخم جان لیوا تھا اور اللہ کا دشمن مسیلمہ قتل ہو گیا تھا وہ بھی ساتھ ہی پڑا تھا۔ حضرت ابوعقیل زمین پر زخمی پڑے ہوئے تھے اور ان کے آخری سانس تھے۔ میں نے جھک کر ان سے کہا اے ابوعقیل! انہوں نے کہا لبّیک حاضر ہوں اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے پوچھا کہ فتح کس کو ہوئی ہے؟ میں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے اور میں نے بلند آواز سے کہا کہ اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب قتل ہو چکا ہے۔ اس پر انہوں نے اللہ کی حمد بیان کرتے ہوئے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ مدینہ واپس آنے کے بعد میں نے حضرت عمر کو ان کی ساری کارگزاری سنائی تو حضرت عمر نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے وہ ہمیشہ شہادت مانگا کرتے تھے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین صحابہ میں سے تھے اور شروع میں اسلام لائے تھے۔ یہ حضرت عمر کے الفاظ ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 249 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)، (حیاۃ الصحابہ از محمد یوسف کاندھلوی جلد اوّل صفحہ 801 تا 803 مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور) اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کا ہے۔ 26/جولائی 2018ء کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چوتھی جماعت کی تعلیم کے دوران حصول تعلیم کے لئے یہ قادیان چلے گئے جہاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں ان کو پرورش پانے کا موقع ملا۔ تقسیم ہند کے بعد بیرونی طلباء کو اپنے اپنے ملک میں واپس جانے کا ارشاد ہوا تو وہ بنگال واپس آ گئے۔ لیکن مرکز واپسی کے لئے بیقرار رہتے تھے۔ پُرخطر حالات میں وہ کلکتہ سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ دوران سفر ہندو اور سکھ حیران تھے کہ ایک مسلمان نوجوان اس قسم کے حالات میں ٹرین میں کس طرح اکیلے بے خطر سفر کر رہا ہے۔ بہرحال دہلی پہنچنے کے بعد وہاں کی جماعت نے ان کو ایک فلائٹ میں لاہور بھیجنے کا انتظام کر دیا۔ اس وقت مغربی اور مشرقی پاکستان ایک ہوتے تھے اور وہ بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ جامعہ کی چھ سال کی تعلیم انہوں نے وہاں حاصل کی

اوراس کے بعد انہوں نے جامعۃ المبشرین کا مزید تین سال کا کورس مکمل کیا۔ شاہد کی ڈگری حاصل کی اور پھر اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی اور پشاور یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اس کے بعد پاکستان میں ہی فیصل آباد کی جماعت سمندری میں ان کی تقرری ہوئی۔ 63ء۔64ء میں ان کا تبادلہ مشرقی بنگال میں ہو گیا جہاں مختلف جماعتوں میں انہوں نے کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے بنگلہ ترجمہ کے لئے ایک بورڈ تشکیل دیا تو محترم قاضی محمد نذیر صاحب کی سفارش پر مولانا عبدالعزیز کا نام بھی اس میں شامل کیا۔ اس میں مظفر الدین بنگالی صاحب اور مولوی محمد امیر بنگالی صاحب بھی ان کے ساتھ کام کرتے تھے اور اس کام کے لئے، ترجمہ کے لئے ربوہ میں مقیم رہے اور اس کے بعد محمد امیر صاحب کی ڈھاکہ منتقلی اور چوہدری مظفر الدین کے انتقال کے بعد اس کام کے لئے 1979ء میں انہیں ڈھاکہ بھیج دیا گیا۔ مولوی محمد صاحب کی رحلت کے بعد آپ اکیلے یہ کام کرتے رہے اور بالآخر صد سالہ جوبلی کے سال بنگلہ ترجمہ قرآن کی چھپوائی مکمل ہوئی۔ ملک کے طول وعرض میں مختلف جگہوں پر مربی اور مبلغ کے طور پر انہوں نے کام کیا۔ تعلیم وتربیت کے کام اور تبلیغی کام کئے۔ متعدد مرتبہ مخالفین کی طرف سے جسمانی زدوکوب کا بھی شکار ہوئے۔ اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی انہیں حاصل رہا۔ 1992ء میں جب بخشی بازار ڈھاکہ جو جماعتی مرکز ہے اس پر دشمن نے حملہ کیا تو اس دوران بڑی جرأت کے ساتھ اکیلے لڑتے رہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے سر سمیت تمام جسم پر بہت سے زخم آئے۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور متعدد پوتے اور پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ ان کی تین بیٹیاں بنگلہ دیش میں مقیم ہیں۔ بیٹوں میں سے ایک امریکہ میں ہیں اور چھوٹے بیٹے حبیب اللہ صادق صاحب یُوکے میں مقیم ہیں اور ایم ٹی اے کے شعبہ نیوز میں کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ محمد ظفر اللہ صاحب شہید ابن مکرم بشارت احمد صاحب سیدوالا ننکانہ کا ہے۔ 29/اگست کو ضلع ننکانہ میں مغرب کے وقت ان کی دکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کی فائرنگ سے یہ شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تفصیلات کے مطابق چھ ڈاکو بڑی تعداد میں جدید اسلحے سے لیس ان کی دکان پر موٹر سائیکلوں پر آئے۔ ان کی سونے کی جیولری کی دکان تھی اس میں داخل ہوئے۔ دکان کو لُوٹا اور لوٹ مار کرنے کے بعد باہر شدید فائرنگ کرتے رہے۔ اس کی وجہ سے باہر بھی ایک راہ گیر جاں بحق ہو گیا۔ جب یہ لوگ مال لُوٹ کر واپس جا رہے تھے اس وقت انہوں نے ظفر اللہ صاحب پر فائرنگ کر دی۔ تین گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ ظفر اللہ صاحب کی دکان پر ان کے علاوہ اور بھی لوگ موجود تھے لیکن انہوں نے صرف ظفر اللہ صاحب کو ہی ٹارگٹ کیا کہ یہ ایک احمدی ہے اس لئے ٹارگٹ کرلو، کوئی فرق نہیں پڑتا، دوہرا ثواب ملے گا۔ مرحوم نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی وفات پر کثیر تعداد میں لوگ تعزیت کے لئے آئے اور بڑی تعداد غیر از جماعت کی بھی تھی۔ موصوف خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے تھے۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے والے۔ نماز باجماعت کے پابند۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم بہادر اور نڈر انسان تھے۔ اس وقت سیکرٹری تعلیم سیّدوالہ کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ ظفر اللہ صاحب کی عمر تیس سال تھی۔ اڑھائی سال قبل مرحوم کی شادی ہوئی تھی۔ ان کا ایک بیٹا عزیزم محمد طلحہ ڈیڑھ سال کا ہے۔ مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ، بیٹا اور والدین کے علاوہ ایک بھائی اور پانچ بہنیں سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان سب لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 10/اکتوبر 2018ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ سعادت سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم رفیع احمد شاہنواز صاحب۔ والسال، یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ سعادت سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم رفیع احمد شاہنواز صاحب۔ والسال، یوکے)

25 ستمبر 2018ء کو 61 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عمر دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت بابا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ (عرف یکے والے) کی پڑنواسی تھیں۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات اور زکوٰۃ کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والی، مہمان نواز، ہمسایوں کا خیال رکھنے اور خدمت خلق کرنے والی ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیوں میں بہت دلچسپی سے حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرم ڈاکٹر احمد خان صاحب۔ واقف زندگی (انچارج احمدیہ ہسپتال Sayon Town منرو ویا۔ لائبیریا)

22 ستمبر 2018ء کو ہارٹ اٹیک سے آبی جان، آئیوری کوسٹ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 27 سال محکمہ صحت میں مختلف حیثیتوں سے کام کیا۔ آخری دس سال بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت کے بعد سرکاری ملازمت سے رخصت لے کر المہدی ہسپتال مٹھی میں ایک سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ وقف سے قبل مقامی وضلعی عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجہ خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت 16 اگست 2015ء کو آپ کو لائبیریا بھجوایا گیا۔ تین سال کے مختصر عرصہ میں آپ نے محنت، مہمان نوازی، اخلاص اور ہمدردی کے جذبہ کی وجہ سے نیک شہرت پائی اور آپ کی وفات پر مقامی لوگ بھی بہت غمگین اور افسردہ تھے۔ طبیعت میں حدر درجہ عاجزی وانکساری تھی اور دعاؤں پر بہت بھروسہ تھا۔ بظاہر لاعلاج مریضوں کی ذمہ داری بھی لے لیتے جو کہ اللہ کے فضل سے شفایاب ہو کر جاتے تھے۔ ہسپتال میں خدمت کے علاوہ اتوار کو وفد لے کر تبلیغ کے لئے بھی نکل جاتے اور پورا دن یہی کام کرتے تھے۔ آپ نے نہ صرف خود وقف کیا بلکہ بیوی بچوں میں بھی وقف کی روح پیدا کی۔ چنانچہ آپ کی اہلیہ مکرمہ تبسم شیرین صاحبہ نے بھی وقف کر کے وہاں شعبہ گائنی میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری نذر حسین صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب (گھٹیالیاں۔ حال ٹورانٹو)

گزشتہ دنوں 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری محمد طفیل صاحب رضی اللہ عنہ اور پڑدادا حضرت چوہدری محمد حیات صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔

3۔ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

10 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ باقاعدگی سے تلاوتِ قرآن کرنے والی، خوش مزاج، ملنسار، غریب پرور اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ جوانی میں بیوہ ہونے کے باوجود محنت اور صبر سے بچوں کی تربیت اور پرورش کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طارق اسلام صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) اور مکرم حافظ طیب احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی والدہ اور مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ اسلام آباد کی خوش دامن تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

4۔ مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب (جرمنی)

24/اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد اور دادا مکرم خواجہ گلاب صاحب کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کی پیدائش پر حضرت امّاں جان خود تشریف لائیں اور پیدائش کی مبارکباد دی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعاگو، ملنسار، ہنس مکھ، خوش اخلاق اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب حفاظتِ خاص میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

5۔ مکرمہ سیدہ صفیہ انیس صاحبہ (دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ)

29 جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چھوٹی عمر میں جاب شروع کر کے گھر والوں کا مالی بوجھ اٹھایا اور ترقی کرتے کرتے پہلے ڈائریکٹر اور پھر پرنسپل رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہربان، وفا شعار، ہمدرد، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، باہمت، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ سسرال اور گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی سبھی لوگ ان کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کے مداح تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔ عزیزم مرتضیٰ مزمل (نصیر آباد غالب۔ ربوہ)

18 اگست 2018ء کو 21 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت نیک، محنتی، فرض شناس، ذہین، ہنس مکھ اور ہونہار طالب علم تھے۔ طاہر ہارٹ میں میل نرس کا کورس کر رہے تھے اور سخت ڈیوٹی کے باوجود محلہ میں رات کو باقاعدگی سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

7۔ مکرم خالد لطیف ملک صاحب ابن مکرم ملک رکن الدین صاحب مرحوم (رضا کار کارکن بک شاپ مسجد فضل لندن)

21 ستمبر 2018ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو بچپن سے ہی تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ آپ کے والد گھوڑے پر گاؤں گاؤں جا کر کپڑا بیچا کرتے تھے۔ وہ آپ کو ساتھ لے جاتے اور لوگوں کو نظم سنانے کے بہانے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے۔ مرحوم بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے حلقۂ احباب میں اردو اور پنجابی اشعار کے ذریعہ جوش وخروش کے ساتھ پیغام پہنچاتے رہے۔ آپ کو سکھ ازم پر بھی عبور حاصل تھا۔ اس وجہ سے سکھ کمیونٹی میں بہت مقبول تھے اور وہ آپ کو بڑی عزت اور احترام دیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ہونے والی اپنی گفتگو کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ مسجد فضل کی بک شاپ میں خدمت کی توفیق پائی اور بیماری کے ایام میں بھی ساؤتھ آل سے دو بسیں بدل کر ڈیوٹی پر آیا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش گفتار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔ مکرم ادریس خان صاحب (کلکتہ۔ بھارت)

گزشتہ دنوں 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک خاموش طبع، درویش صفت اور سادہ مزاج انسان تھے۔ باقاعدہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کرنے کے پابند تھے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم عبدالخالق صاحب تعلقدار کے خالہ زاد بہنوئی تھے۔ آپ کے سب بیٹے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت بجالا رہے ہیں۔

9۔ مکرمہ شمیم اختر اعظم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید سید اعظم صاحب (یو ایس اے)

10 اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پہلے پشاور اور پھر

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ مُسلمہ عالمگیر کی

خدمت دین وخدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں

عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات اور الٰہی نصرت وتائید کے روشن نشانات سے معمور

خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

(چند جھلکیاں اعداد وشمار کے آئینہ میں)

فضل الرحمان ناصر۔استاذ جامعہ احمدیہ یُوکے + اویس احمد نصیر۔مربی سلسلہ

قسط نمبر 9

تحریک جدید کے متعلق تحریکات

☆تحریک جدید دفتر پنجم کا اجرا

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5؍نومبر 2004ء میں تحریکِ جدید کے دفتر پنجم کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

’’1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجرا فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9؍نومبر 1965ء کو ہوئی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہرحال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 19؍نومبر 2004ء)

(تحریک جدید کے بارہ میں تفصیلی مضمون الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 24؍اگست 2018ء میں شائع شدہ ہے)

اعلیٰ تعلیم کے حصول کی تحریکات

☆کم ازکم تعلیمی معیار ایف اے

حضور انور نے خطبہ جمعہ 5؍دسمبر 2003ء میں فرمایا:

’’پاکستان میں ہر بچے کے لئے خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے۔ بلکہ اب تو معیار بلند ہو گئے ہیں اور مَیں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو ایف اے ضرور کرنا چاہیے‘‘

(خطبات مسرور جلد اول ص 519)

☆حضورِ انور نے سیکرٹریان تعلیم کو فعال ہونے کی ہدایت فرمائی۔ (الفضل 22؍مارچ 2004ء)

☆کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم نہ چھوڑے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2؍اپریل 2004ء میں فرمایا:

’’اگر کوئی بچہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 23؍اپریل 2004ء ص 10)

☆ حضور انور نے 24؍دسمبر 2006ء کو مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ احمدی بچوں کو ریسرچ کے میدانوں میں آنا چاہیے۔

(الفضل 6؍جنوری 2007ء ص 5)

☆حضور انور نے خطبہ عید الفطر 13؍اکتوبر 2007ء میں امداد طلبہ کی تحریک فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 6؍مئی 2016ء)

دفاع حرمت رسول ﷺ کی تحریک

☆رسول اللہ ﷺ کے متعلق ناپاک کارٹونز کا جواب دینے کے لیے حضور انور نے سیرت النبیؐ کے جلسوں اور خطوط اور مضامین لکھنے کی تحریک فرمائی۔ ڈنمارک کے اخباروں میں غلیظ کارٹونز کی اشاعت پر حضور انور نے خطبہ جمعہ 10؍فروری 2006ء میں فرمایا:

’’ہمارا ردّعمل ہمیشہ ایسا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اسوہ نکھر کر سامنے آئے۔ قرآن کریم کی تعلیم نکھر کر سامنے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ناپاک حملے دیکھ کر بجائے تخریبی کارروائیاں کرنے کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگنے والے ہم بنتے ہیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 3؍مارچ 2006ء ص 6)

☆ پُرامن ردعمل

حضور انور نے خطبہ جمعہ 10؍فروری 2006ء میں فرمایا:

’’مضامین لکھیں خطوط لکھیں، رابطے وسیع کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی خوبیاں اور ان کے محاسن بیان کریں۔ تو یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو دنیا کو دکھانے کا سوال ہے یہ توڑ پھوڑ سے تو نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس لئے اگر ہر طبقے کے احمدی ہر ملک میں دوسرے پڑھے لکھے اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی شامل کریں کہ تم بھی اس طرح پرامن طور پر یہ ردّعمل ظاہر کرو، اپنے رابطے بڑھاؤ اور لکھو تو ہر ملک میں ہر طبقے میں اتمامِ حجت ہو جائے گی اور پھر جو کرے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 3؍مارچ 2006ء ص 7)

☆ آنحضرت ﷺ سے کمال عشق کا تقاضا

حضور انور نے خطبہ جمعہ 24؍فروری 2006ء میں فرمایا:

’’اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپؐ کی آل سے ہونا چاہئے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 17؍مارچ 2006ء ص 8)

☆یورپ اور امریکہ میں وقتاً فوقتاً آزادیٔ اظہار کی آڑ میں رسول کریم ﷺ کی اہانت کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے متعدد اور تفصیلی خطبات دیئے اور جماعت کو لائحہ عمل دیتے ہوئے فرمایا کہ سیرت النبیؐ کا کثرت سے مطالعہ کریں اور حضرت مصلح موعود کی کتاب Life of Muhammad لائبریریوں میں رکھوائیں۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ 28؍ستمبر 2012 بحوالہ روزنامہ الفضل 27؍نومبر 2012ء)

انٹرنیٹ کے مضر پہلوؤں سے بچنے کی تحریک

☆انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بچنے کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انٹرنیٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’یہ بھی پردہ کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔ بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو تبلیغ ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آ رہا ہے اگر تبلیغ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو تبلیغ کریں، لڑکوں کو نہ کریں یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 28؍نومبر 2003ء)

☆فضول چیٹنگ (chatting) سے بچیں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 20؍اگست 2004ء میں فرمایا کہ ’’آجکل چیٹنگ جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے‘‘۔

(الفضل 12؍اکتوبر 2004ء)

☆ جدید ایجادات سے فائدہ اٹھائیں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 15؍اکتوبر 2010ء میں فرمایا:

’’ہر ذریعۂ تبلیغ کو استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ جدید ذرائع کا استعمال نوجوان زیادہ بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔۔ مختلف ویب سائٹس ہیں ان میں مختلف قسم کے بیہودہ قسم کے اعتراضات آتے ہیں، ان کو سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ ایک ایسا منظم لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ ان سب ویب سائٹس کو اپنی سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ اگر علم میں کمی ہے تو اپنے بڑوں اور مبلغین سے مدد لیں۔ آج دنیا میں رہنے والے ہر خادم کو ان مہمات کا حصہ بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی توحید کے قیام میں حقیقی کردار ادا کرسکیں گے۔ مسیح موسوی کے نوجوان تو محدود علاقوں میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15؍اکتوبر 2010ء ص 8)

متفرق تحریکات

☆انگریزی زبان دانوں کو قلمی جہاد میں شمولیت کی تحریک

حضور انور نے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:

’’کتب کے تراجم کے لئے اہل علم اور زبان دانوں کو قلمی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں زبان دانوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن پتہ نہیں پوری طرح ان سے رابطہ نہیں کیا جاتا یا کہاں سستی ہے، انتظامیہ کی طرف سے یا زبان دانوں کی طرف سے کہ جس تعداد میں لٹریچر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس تعداد میں ہم لٹریچر مہیا نہیں کر سکتے، کتب کے تراجم نہیں کرسکتے۔ تو آج میں ان لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جن کی انگریزی زبان اچھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اور اپنا نام مرکز کو پیش کریں تا کہ آپ کو انگریزی زبان میں تراجم کے لئے کچھ کتب مہیا کی جاسکیں اور پھر وہ مکمل کر کے دیں تا کہ جتنی جلدی اس کی اشاعت ہو سکتی ہے ہو سکے۔ امید ہے لوگ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش فرمائیں گے۔ اہل علم اور زبان دانوں سے یہ درخواست ہے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 5؍ستمبر 2003ء ص 4)

☆شادی بیاہ پر اسراف کی ممانعت

حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍اپریل 2004ء میں فرمایا:

’’آج کل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے... حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 14؍مئی 2004ء ص 7)

☆حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے فائدہ اُٹھائیں

حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 11؍جون 2004ء میں فرمایا:

’’اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تفاسیر اور علم

کلام سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کیلئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اردو میں ہیں۔ اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں۔ پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کیلئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں"۔(الفضل انٹرنیشنل 25/جون 2004ء ص 7)

☆ جھوٹی اَناؤں کے خاتمہ کے لئے ہر احمدی جہاد کرے

حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اگست 2005ء میں فرمایا:

"پس اگر اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو ان جھوٹی اناؤں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اور نہ صرف یہ کہ کسی سے برائی نہیں کرنی یا برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا، بلکہ احسان کا سلوک کرنا ہے۔ یہی باتیں ہیں جو ایک حسین معاشرہ قائم کرتی ہیں اور اس کے لئے ایک احمدی کو جہاد کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر دل تقویٰ میں ہے تو اللہ تعالیٰ کے دین کی مضبوطی کی خاطر، اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی خاطر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔ اور اپنی اناؤں اور غصے کو دبانے کی توفیق ملتی رہے گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/ستمبر 2005ء ص 7)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 9/جون 2006ء میں فرمایا:

"پس اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو صرف زبانی نعروں سے یہ رضا حاصل نہیں ہوگی کہ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ امام الزمان، اس کے خلیفہ اور اس کے نظام کے آگے یوں سر ڈالنا ہوگا کہ انانیت کی ذرا سی بھی ملونی نظر نہ آئے، کچھ بھی رمق باقی نہ رہے۔ ورنہ تو یہ انانیت کے بُت اس نظام کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے بلکہ پھر یہ خلیفہ وقت کے مقابلے پہ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30/جون تا 6/جولائی 2006ء ص 7)

☆ قرضوں کی ادائیگی احسن طریق پر کریں

حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18/نومبر 2005ء میں فرمایا:

"احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو آپس کے لین دین اور قرضوں کی ادائیگی احسن طریق سے کرنی چاہئے اور کوئی دھوکہ اور کسی قسم کی بدنیتی ان میں شامل نہیں ہونی چاہئے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 9/دسمبر 2005ء)

☆M.T.A سے فائدہ اٹھائیں۔ ذیلی تنظیمیں نگرانی کریں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2/دسمبر 2005ء میں فرمایا:

"ایم ٹی اے کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خصوصاً خطبہ جمعہ سننے کی عادت ڈالیں۔ ذیلی تنظیمیں نگرانی کریں اور دیکھیں کہ لوگ ایم ٹی اے سے مستفیض ہو رہے ہیں یا نہیں۔ ایک احمدی اور دوسرے لوگوں میں نمایاں فرق ہونا چاہئے۔ آپ کے خاموش پاکیزہ عمل بھی خاموش دعوت الی اللہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔" (الفضل انٹرنیشنل 23/دسمبر 2005ء)

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورۂ بیلجیئم 2018ء

.........از صفحہ نمبر 4

(Board) ہوئیں اور یہ ٹرین چھ بج کر بیس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب Folkestone کے علاقہ میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر لندن، اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد پونے آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضورِ انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

☆ حضرت سیّدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا العالی (حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

☆ مکرم منصور احمد ڈاہری صاحب

☆ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)

☆ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)

☆ مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)

☆ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ مکرم مرزا لئیق احمد صاحب (شعبہ حفاظت)

☆ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

☆ مکرم حماد احمد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) اور عزیزم مشہود احمد خان صاحب طالبعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ یوکے کو بھی جرمنی اور بیلجیئم میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ علاوہ ازیں مکرم ندیم احمد امینی صاحب، مکرم ناصر احمد امینی صاحب اور مکرم عبدالرحمن صاحب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بیلجیئم کے پروگراموں کی Live ٹرانسمیشن اور دیگر مختلف پروگراموں اور وفود کی ملاقاتوں کی ریکارڈنگ کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سعید وسیم صاحب اور مکرم ذکی اللہ احمد صاحب۔

☆ MTA افریقہ کے تحت افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ کی کوریج کے لئے درج ذیل ممبران کو دورہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عمر سفیر صاحب (انچارج MTA افریقہ)، مکرم لقمان احمد صاحب، مکرم فائز احمد ناصر صاحب، مکرم نبیل احمد صاحب اور مکرم ہمایوں جہانگیر خان صاحب۔

ریویو آف ریلیجنز کے تحت اس دورہ کی کوریج اور القلم پراجیکٹ کے لئے درج ذیل ممبران کو اس سفر میں شمولیت کا موقع ملا۔

مکرم عامر سفیر صاحب (ایڈیٹر)، مکرم نورالدین جہانگیر خان صاحب، مکرم عبدالقدوس عارف صاحب، مکرم شمائل احمد صاحب اور مکرم صہیب احمد صاحب۔

علاوہ ازیں مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی توفیق پائی۔

جرمنی سے ڈاکٹر اظہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ رہے۔ جرمنی سے ہی مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں از صفحہ نمبر 14

ایک ہی سیٹلائٹ پر آتے ہیں اس لئے اکثر لوگ حضور انور کی زیارت کرتے اور ایم ٹی اے کے پروگرامز سے استفادہ کرتے ہیں۔ جماعت کے سٹال پر دنیا کی ستّر سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم لوگوں کے لئے باعث دلچسپی و حیرت رہے۔ گیمبیا کی مقامی زبانوں مینڈنکا، فُلا اور وولف میں قرآن کریم بھی خاصا پُرکشش تھا اور اسے لوگوں نے شوق سے دیکھا اور خریدا بھی۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace بھی باعث دلچسپی تھی۔ بہت سارے افراد نے انگریزی اور فرنچ زبان میں ترجمہ شدہ کتب کو خریدا۔ جماعت کی شائع شدہ نماز کی کتاب اور قاعدہ یسرنا القرآن بھی لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ نمائش کے دوران ہمارے فری لٹریچر میں جماعت احمدیہ کے عقائد کے سلسلہ میں فلائرز کی ڈیمانڈ رہی اور بہت سارے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور 'دعوت الامیر' کا انگریزی ترجمہ بھی حاصل کیا۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی، World Crisis and the pathway to peace، قرآن کریم کے مقامی زبانوں میں تراجم اور بہت ساری دیگر کتب فروخت ہوئیں اور مفت بھی تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح جماعت کے تعارفی فلائرز بھی مفت تقسیم کیے گئے۔ الحمدللہ علی ذالک

مکرم امیر صاحب اپنے وفد سمیت نمائش دیکھنے آئے اس موقع پر بعض ریڈیو چینلز نے ان کا لائیو انٹرویو لیا اور اسے نشر کیا۔ بعض اخبارات نے بھی ان کا انٹرویو لیا۔ مکرم امیر صاحب نے احمدیت کا مکمل تعارف کروایا اور قرآن کریم کی نمائش کا مقصد بیان کیا۔ قرآن کریم کی نمائش کے ساتھ ہی ایم ٹی اے کا بندوبست بھی کیا ہوا تھا اسی طرح حضور انور کی سوال و جواب کی مجالس، ترتیل القرآن اور یسرنا القران کے ریکارڈ شدہ پروگرام بھی دکھائے جاتے رہے۔ اور مختلف سپیشل مواقع کا تصویری تعارف بھی نمائش کا حصہ رہا۔ ان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف عالمی لیڈروں سے ملاقات، پیس کانفرنسز اور مختلف پارلیمنٹس سے خطاب وغیرہ شامل تھے۔ نمائش کو دیکھنے والوں میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی تھے۔ کئی غیر مسلموں نے Love for All Hatred for None کے ماٹو کو سراہا۔ ایک غیر ملکی سیاح کہنے لگا کہ وہ اس خوبصورت تحریر کو دیکھ کر نمائش دیکھنے آ گئے ہیں۔ بیلجیم کے ایک سیاح نمائش دیکھنے لگے اور اپنے ملک کی زبان میں قرآن کریم دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ پھر کہنے لگے یہ اتنی خوبصورت collection ہے کہ اگر اجازت ہو تو وہ ڈاکومنٹری بنانا چاہتے ہیں۔ جرمنی کی ایک طالبہ بھی جو کسی یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہی ہیں اور ان کا مقالہ اسلام اور آزادی رائے تھا نمائش دیکھنے لگیں اور بعد میں جماعت کا نقطہ نظر سنا اور بہت محظوظ ہوئیں اور کہا کہ وہ اس کو اپنے مقالے کا حصہ بنائیں گی۔

اللہ کے فضل سے زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے تجربہ کار مبلغین پر مشتمل ایک ٹیم جن میں احمدیہ پرنٹنگ پریس کے انچارج اور مقامی معلمین جو مقامی اور عربی زبان پر عبور رکھنے والے ہیں صبح سے لے کر رات گئے تک مختلف شفٹوں میں ڈیوٹی پر موجود رہے۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ بھی معاونت کے لئے ہمہ وقت موجود تھے۔ نمائش کو ایک محتاط اندازے کے مطابق تیس ہزار کے قریب افراد نے دیکھا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور فرما دے۔ اور عظمت قرآن کریم کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے خلافت احمدیہ کی رہنمائی میں جو مساعی دنیا بھر میں جاری ہیں ان کے نہایت ہی اعلیٰ شیریں ثمرات عطا ہوں۔

☆...☆...☆

اسماء النبی ﷺ فی القرآن

حافظ محمد نصر اللہ۔ مربی سلسلہ

قسط نمبر 3

9۔ اَلْاُمِّی ﷺ:

سید الانبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں ''اَلْاُمِّی'' کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔

سورۃ الاعراف آیت 159 میں اس طرح آپؐ کا ذکر مبارک آیا: اَلَّذِینَ یَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِیَّ الْأُمِّیَّ الَّذِی یَجِدُونَہٗ مَکْتُوبًا عِنْدَہُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْإِنْجِیلِ یَأْمُرُہُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْہَاہُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ وَیَضَعُ عَنْہُمْ إِصْرَہُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِی کَانَتْ عَلَیْہِمْ فَالَّذِینَ آمَنُوا بِہٖ وَعَزَّرُوہُ وَنَصَرُوہُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِی أُنْزِلَ مَعَہٗ أُولٰئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

ترجمہ: جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور اسی سورۃ کی آیت 160 میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح یاد فرمایا:

قُلْ یَا أَیُّہَا النَّاسُ إِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ إِلَیْکُمْ جَمِیعًا الَّذِی لَہٗ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰہَ إِلَّا ہُوَ یُحْیِی وَیُمِیتُ فَآمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِہِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ الَّذِی یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمَاتِہٖ وَاتَّبِعُوہُ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُونَ

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو حصول علم کے دنیاوی ذرائع سے استفادہ کے لحاظ سے تو 'امی' قرار دیتا ہے لیکن اپنی کتاب مجید میں واضح فرماتا ہے وَأَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیمًا (النساء:114) ترجمہ: اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتارے ہیں اور تجھے وہ کچھ سکھایا ہے جو تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نہ صرف کتاب عطا فرمائی بلکہ حکمت بھی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کو وہ علوم سکھائے جو آپ ﷺ پہلے نہیں جانتے تھے۔ دنیا میں کسی بھی شخص پر ایسا فضل نہیں نازل ہوا۔

''اگر قرآن کریم آپ ﷺ کے بارہ میں فرماتا ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ (النساء:114) تو ہمیں آپ ﷺ کی زندگی میں یہ صداقت اس طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے کہ آپ کے عاشق صادق علیہ السلام بے ساختہ کہتے ہیں امی و در علم و حکمت بے نظیر۔ آپ کو ماضی کے انبیاء اور امتوں کا علم بھی دیا جاتا ہے سارے عالم کی رونمائی کے لئے زندگی کی ہر شاخ کے بارہ میں آپ کو علوم سے پر کیا جاتا ہے اور آج تک ہونے والے آئندہ کے واقعات اور غیب کی خبریں بھی آپ کو بتائی جاتی ہیں اور ہستی باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا جو علم آپ کو عطا ہوا اس کے متعلق آپ خود فرماتے ہیں اَنَا اَعْلَمُکُم بِاللّٰہِ''(کان خلقہ القرآن جلد اول صفحہ 48)

خالق کائنات کا آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے علوم ظاہری و باطنی عطا کرنے کا بیان آپ ﷺ اس طرح فرماتے ہیں:

''میں نے اپنے رب عزوجل کو خوبصورت ترین شکل میں دیکھا اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ ملأ اعلیٰ کس بارہ میں بات کر رہے ہیں۔ میں نے کہا تو ہی بہتر جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اس کا علم ہو گیا۔ (دارمی، ترمذی)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جن کی خدمت کے لئے سارے علوم اور ان علوم کی ترقیات وقف ہیں، جن کی آمد سے اس وقت کے علوم ایک نئے دور میں داخل ہوئے جس کی ایک جہت قلم اور کاغذ کے دور کا باقاعدہ آغاز تھا، بلکہ لاتعداد نئے علوم کی ابتدا ہوئی۔ آپ ﷺ کو ''امی'' کا لقب دینے کی حکمت قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمائی ہے:

مَا کُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِہٖ مِنْ کِتَابٍ وَلَا تَخُطُّہٗ بِیَمِینِکَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ (العنکبوت:49)

ترجمہ: اور تُو اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتا تھا اور نہ تُو اپنے داہنے ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے (تیرے بارہ میں) ضرور شک میں پڑ جاتے۔

یعنی قرآن کریم جیسی عظیم الشان علوم سے پُر عالی مرتبہ کتاب، معجزات اور آپ ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہونے والے معارف اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ سب خالق کائنات کی طرف سے ہے۔ اس میں کسی انسانی علم کی ملونی نہیں ہے۔ کوئی بھی انسان خواہ کس قدر بھی عالم و فاضل ہو اس کے مقابل کلام اور تعلیم نہیں لا سکتا۔ آپ ﷺ کے عاشق صادق علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''پھر جب ہم ایک طرف ایسے ایسے معجزات قرآن شریف میں پاتے ہیں اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امیت کو دیکھتے ہیں اور اس بات کو اپنے تصور میں لاتے ہیں کہ آپؐ نے ایک حرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا اور نہ آپؐ نے طبعی اور فلسفہ سے کچھ حاصل کیا تھا بلکہ آپ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے کہ جو سب کی سب امی اور ناخواندہ تھی اور ایک وحشیانہ زندگی رکھتی تھی اور باایں ہمہ آپ نے والدین کی تربیت کا زمانہ بھی نہیں پایا تھا۔ تو ان سب باتوں کو مجموعی نظر کے ساتھ دیکھنے سے قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے پر ایک ایسی چمکتی ہوئی بصیرت ہمیں ملتی ہے اور اس کا علمی معجزہ ہونا ایسے یقین کے ساتھ ہمارے دل میں بھر جاتا ہے کہ گویا ہم اس کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 229)

10۔ مُذَکِّر ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے اس نام سے آپ ﷺ کو قرآن کریم میں ایک مرتبہ سورۃ الغاشیہ میں یاد فرمایا ہے۔ فَذَکِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَکِّرٌ (الغاشیہ:22)۔ مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے جس میں مداومت پائی جاتی ہے۔ ''ذکر'' عربی زبان میں نصیحت کو بھی کہتے ہیں اور عزت و شرف کے سامان کو بھی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے مذکر کے معنی نصیحت کرنے والے اور عزت و شرف کے سامان بہم پہنچانے والے کے بھی ہیں۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے نصیحت کے تمام سامان اختیار فرمائے۔ کھانے کی دعوت پہ، گھر کو جا کر، محفلوں، میلوں، بازاروں میں جا جا کر تبلیغ کی۔ تکالیف اٹھائیں، صعوبتیں برداشت کیں۔ خاک و خون میں لت پت بھی ہوئے لیکن نصیحت نہ چھوڑی۔ اسی بے چینی کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ أَلَّا یَکُونُوا مُؤْمِنِینَ (الشعراء:4) کہ (اے نبی ﷺ) کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور اسلام جیسی نعمت عظمیٰ رسول کریم ﷺ کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے بھیجی۔ ایسی نعمت جو خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُونَ (ان سب چیزوں سے بہتر جو وہ جمع کرتے ہیں)۔ جس کی پیروی اور اطاعت اُمیوں کو سردار اور بادشاہ بنانے والی ہے۔ آپ ﷺ کا قلب مبارک تو تمام بنی نوع کو اس الٰہی شجر کے سایہ میں لانے کو بے تاب تھا۔ لیکن خالق کائنات ان لوگوں کے بارہ میں جن کے دلوں پر پردے تھے فرماتا ہے إِنَّکَ لَا تَہْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَہْدِی مَنْ یَشَاءُ وَہُوَ أَعْلَمُ بِالْمُہْتَدِینَ (القصص:57) یقیناً تُو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ 20؍جولائی 1984ء کو فرماتے ہیں:

''چنانچہ آنحضرت ﷺ کے متعلق فرمایا: فَذَکِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَکِّرٌ - لَسْتَ عَلَیْہِمْ بِمُسَیْطِرٍ (الغاشیۃ 22–23) کہ اے محمد ﷺ سب دنیا کا سردار ہے تو لیکن تجھے داروغہ نہیں بنایا صرف نصیحت کرنے والا بنایا ہے نہ زبردستی تو ان کو تبدیل کرے گا نہ تیری جواب طلبی کی جائے گی کہ کیوں تو نے زبردستی نہیں کی۔ مصیطر کے دونوں معنی ہیں۔''

آپ ﷺ کی نصیحت کرنے کا انداز بھی بہت پُر حکمت تھا۔ بعض مرتبہ مومنوں کو یہ خطرہ ہوتا تھا کہ کوئی نیک کام ان کے لئے بوجھ کا باعث نہ بن رہا ہو۔ ایسے رنگ میں دانائی کے ساتھ نصیحت فرماتے کہ اگر کچھ ملال بھی ہوتا تو بشاشت میں بدل جاتا۔ حضور ﷺ کی ہنگامی فوری کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے نماز میں کچھ تاخیر ہو گئی اور عورتوں بچوں کو نیند آنے لگی تو جب حضورؐ نے نماز پڑھی تو فرمایا ذرا ٹھہرو اور خطبہ ارشاد فرمایا جس کا مضمون تھا کہ دیکھو کرۂ ارض پر ایک متنفس بھی نہیں جو اس وقت عشاء کی نماز پڑھ رہا ہو۔ جنہوں نے نماز پڑھنی تھی وہ پڑھ کر سو گئے ساری سطح زمین پر تم لوگ وہ خوش قسمت ہو جو اس وقت اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ جب گھر گئے تو بشاشت سے انکے دل بھرے ہوئے تھے۔

ایک صحابی عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس کچھ مال آیا۔ حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو اس مال میں سے دیا اور کچھ لوگوں کو اس میں سے حصہ نہ ملا۔ جن میں سے بعض کو کچھ ملال پیدا ہوا۔ حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا اور جس کو میں چھوڑ رہا ہوں اس سے مجھ کو اس کے مقابلہ میں جس کو دیتا ہوں زیادہ پیار ہوتا ہے لیکن بعض لوگوں کو دیتا ہوں کیونکہ ان کے دلوں میں کچھ بے صبری اور بے چینی پاتا ہوں۔ اور جن کو میں نہیں دیتا ان کی سیر چشمی اور بھلائی پر مجھے اعتماد ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فقرہ سے مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے بھی بڑھ کر خوشی ہوئی۔

(کان خلقہ القرآن حصہ اول صفحہ 118)

آپ ﷺ کے کلام، نصیحت میں معجزانہ تاثیر تھی۔

حضرت مسیح امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی ﷺ کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ ﷺ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول و فعل میں پوری مطابقت تھی''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 42–43)

آپ ﷺ مخاطَب کا معیار، اس کی ذہنی سمجھ بوجھ، تقویٰ کو دیکھتے ہوئے نصیحت فرماتے تھے۔ کسی شخص نے جہاد کی اجازت مانگی تو میدان کارزار میں جانے کی اجازت فرمائی۔ کسی نے اجازت مانگی تو فرمایا کہ ماں کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

''اگر قرآن کریم کہتا ہے فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِی أُوحِیَ إِلَیْکَ إِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ - وَإِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ (الزخرف 44–45) کہ اس کلام کو جو آپ پر وحی کیا جا رہا ہے مضبوطی سے پکڑ کر رکھو کہ وہ آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے شرف و عزت کا باعث ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ذریعہ وہ قوم جو دنیا کی سب سے ذلیل قوم سمجھی جاتی تھی عزت و شرف کے بلند معیار پر پہنچ گئی اور تمام متمدن دنیا کی استاد بن گئی۔

(کان خلقہ القرآن حصہ دوم صفحہ 56)

11۔ اَلْمُزَّمِّلُ ﷺ:

سورۃ المزمل کے آغاز میں اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو یَا أَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ (اے اچھی طرح چادر میں لپٹنے والے!) کہہ کر پکارتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ لفظ ''مزمل'' کی لغوی تفصیل اس طرح بیان فرماتے ہیں:

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

''جب ہم عربی لغت دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تین حروف ز۔ م۔ ل میں جمع کرنے یا اٹھانے کے معنے پائے جاتے ہیں اور کپڑے سے انہیں تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ قبیلہ کو زملہ کہتے ہیں اور زمل القوم بھی مستعمل ہوتا ہے۔ تو ان الفاظ میں اٹھانے، لینے، کسی کے پیچھے چل پڑنے اور کسی چیز کو جمع کر لینے کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان کا کوئی ایسا مادہ نہیں جس میں کپڑا اوڑھنے کا مفہوم پایا جاتا ہو۔ کپڑا اوڑھنے کے معنی اتحاد اور اشتراک کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کپڑا جسم کے ساتھ لپیٹا جاتا ہے۔ مگر دراصل مزّمل کے معنی ہیں جس نے کچھ اکٹھا کرنا اور جمع کرنا ہو۔ اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اے وہ شخص جو قوموں کو جمع کرے گا۔ اور گرے ہوؤں کو اُٹھائے گا گویا اصل معنی مزّمل کے یہی ہیں۔ کہ اے قوموں کے جمع کرنے والے اور مختلف نسلوں کو اکٹھا کرنے والے۔ (درس القران فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مورخہ 18 اپریل 1928ء، مطبوعہ الفضل قادیان مورخہ 15 مئی 1928ء)

آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد اور آپ ﷺ کی کامیابی کی پیشگوئی اس نام نامی میں کس خوبصورتی سے فرمادی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا کے متعلق کلام الٰہی **ظھر الفساد فی البر و البحر** کا نقشہ کھینچتی ہے۔ یہ فساد صرف ظاہری اور مادی دنیا میں برپا نہ تھا بلکہ روحانی اور مذہبی عالم بھی اپنی رونقیں کھو بیٹھا تھا۔ امت موسویہ **مغضوب علیھم** اور مسیحی **الضالین** ٹھہر چکے تھے۔ ان کے علاوہ دیگر مذاہب یعنی ہندومت، بدھ مت، آتش پرست وغیرہ تو اپنی اصل سے اس قدر دور جاچکے تھے کہ اصل تعلیم کے نشانات بھی معدوم تھے۔

آپؐ کی آمد کے چند سالوں میں ہی ایسا تزکیہ دیکھنے میں آیا کہ اس الٰہی آواز پر لبیک کہنے والوں کو گناہوں سے نفرت ہوگئی۔ جن بیٹیوں کی پیدائش پر بے عزتی محسوس کرتے ہوئے چہرے سیاہ ہوجاتے تھے، ان کو ایسے حقوق دیئے گئے کہ جنگوں میں، سفروں میں، مشوروں میں حج میں، فتوحات وغیرہ میں ساتھ ساتھ رہیں۔ پھر کہا گیا کہ آدھا دین عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے سیکھو۔ جس طرح پانچ اوقات میں مے نوشی ہوتی تھی، اب نماز ادا ہونے لگی۔ راتوں کو بےہودہ مجالس میں بیٹھنے والے تہجد کے وقت خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے لگے۔ فحش شاعری کہنے اور سننے والے کلام الٰہی کے عاشق ہوگئے۔ سورۃ البقرہ کو سن کر شعر وشاعری سے ہی توبہ کرنے کی مثالیں بھی سامنے آئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

''وہ رات جو عرب میں اس وقت جاری ہوئی جب آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا اس میں یہ ساری کیفیات اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم: 42) جہاں تک جرائم کا اور خدا تعالیٰ سے دوری کا تعلق ہے خشکی بھی گندی ہوگئی تھی اور تری بھی گندی ہوگئی یعنی مذاہب کی دنیا بھی تباہ ہوچکی تھی اور غیر مذہبی دنیا بھی تباہ ہوچکی تھی اور ایک طرف جرائم مطالبہ کررہے تھے کہ خدا تعالیٰ اس دوسری تقدیر کو ظاہر کرے اور جرائم جو مطالبہ کرتے ہیں نئی تقدیر کا اس میں دونوں باتیں آجاتی ہیں۔ اول یہ کہ جرائم زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اب بہت ہوچکی ہے اب وقت بدل دے، اب مزید جرائم سے دنیا تباہ ہو جائے گی اور دوسری طرف جرائم زبان حال سے سزا کا مطالبہ کررہے ہوتے ہیں اور اس کے مقابل پر کچھ لوگ گریہ وزاری میں انتہا کردیتے ہیں خدا کے حضور کہ اے خدا صبح کا منہ دکھا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے جو دعائیں کیں وہی دعائیں تھیں، جو خدا کے فضل کو کھینچ لانے کا موجب بنیں اور اس کے نتیجہ میں پھر شریعت کا سورج طلوع ہوا ہے۔

(خطبہ جمعہ 22/جون 1984ء)

حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو لوگ دل وجان سے تیرے یا رسول اللہ غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائیگا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دے دے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اس دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ وتاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی یعنی میں وہ مردوں کا اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ قرآن کریم اس محاورہ سے بھرا پڑا ہے کہ دنیا مرچکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس نبی خاتم الانبیاء ﷺ کو بھیج کر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔'' (الحدید: 18)

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 193-194)

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نہ صرف لوگوں کو نئی زندگی دینے والے تھے بلکہ قوموں کو اور تمام اقوام عالم کو زندگی بخشنے والے تھے۔ آپ ﷺ کی نظر مبارک تقدیر بدل دینے والی تھی۔ آپ ﷺ کی قوت قدسیہ نے انہیں موت کے گڑھوں پر سے کھینچ کر زندگی کی راہوں پر گامزن کردیا۔

12- الْمُدَّثِّرُ ﷺ:

سورۃ المدثر کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (المدثر: 2) اے کپڑا اوڑھنے والے! کہہ کر مخاطب فرمایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ درس القرآن الکریم میں بیان فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک دثار کے معنے لحاف کے ہیں۔ اور لحاف انسان کی حفاظت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جس طرح اس سے پہلی سورۃ میں خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزّمّل کہہ کر قران کریم کو پیش کیا تھا کہ یہ لوگوں کو تیرے ہاتھ پر جمع کرنے کا سامان کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہاں یہ بتایا ہے۔ کہ دنیا کی حفاظت کا سامان تجھے دیا گیا ہے۔ پس يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کے یہ معنے ہوئے۔ کہ اے دنیا کی حفاظت کرنے والے۔ دثار ایسے کپڑوں کو کہتے ہیں۔ جو خاص موقعوں پر پہنے جاتے ہیں۔ یعنی جب سخت سردی ہو۔ بارش ہو۔ تو ایسے کپڑے پہنے جاتے ہیں تا کہ سردی سے جسم کی حفاظت ہو۔ پس دثار حفاظت پر دلالت کرتا ہے۔ اور انذار بھی حفاظت سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں جو تباہی آنے والی ہے۔ اس سے بچ جاؤ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا تعالیٰ نے دو کام رکھے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگوں کو ایک مقام پر جمع کرنا۔ اور دوسرا یہ کہ لوگوں کی حفاظت کرنا اور فتنہ سے بچانا۔ جمع کرنے اور تعلیم دینے کا کام خدا تعالیٰ نے مزمّل میں بیان کیا اور حفاظت کرنے کا کام مدثر میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ اے مدثر اُٹھ اور دنیا کو ڈرا۔ پھر اس آیت کے یہ معنے بھی کئے جاسکتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے علیحدہ رہنا چاہتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ (مفہوم) کہ میں گوشہ تنہائی میں بیٹھا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ اسی طرح بیٹھا رہوں۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے مجبور کر کے دنیا میں کھڑا کردیا۔

پس اس آیت سے مُراد یہ ہے۔ کہ اے وہ جو گوشہ تنہائی میں بیٹھا تھا۔ اس گوشہ سے نکل۔ اب وقت نہیں ہے کہ تو لحاف اوڑھے رہے۔ یعنی علیحدہ بیٹھا رہے۔

تو مدثر کے معنے لحاف اوڑھنے والے کے ہونگے۔ مگر مجازی معنے یہ لئے جائیں گے۔ کہ گوشہ تنہائی میں رہنے والا۔'' (درس القران فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مورخہ 26 اپریل 1928ء، مطبوعہ الفضل قادیان مورخہ 29 مئی 1928ء)

تفسیر صغیر میں ان آیات کے فٹ نوٹ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''... پس آنحضرت ﷺ کی شان کے مطابق یہی معنے ہیں کہ 1- اے وردی پہن کر کھڑے ہونے والے۔ 2- اے گھوڑے کے پاس کھڑے ہونے والے کہ حکم ملتے ہی اس پر سوار ہوجائے۔''

سرکار دوجہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا جو بھی لمحہ دیکھیں تو وہ سرکار نہیں خادم کی طرح ہر دم امت کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ رات اللہ کے حضور لمبی تہجد جس کی گواہی قرآن کریم إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ (المزمل: 21) کے الفاظ میں دیتا ہے کہ یقیناً تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو دوتہائی رات کے قریب یا اس کا نصف یا اس کا تیسرا حصہ کھڑا رہتا ہے نیز اُن لوگوں کا ایک گروہ بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔

اور دن کی بے انتہا مصروفیات کی گواہی ان الفاظ میں دیتا ہے إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (المزمل: 8) یقیناً تیرے لئے دن کو بہت لمبا کام ہوتا ہے۔

غار حرا کے گوشہ تنہائی کی عبادتوں سے نکل کر انذار و تبشیر اور اصلاح کے راستے پر چل نکلنا اور پھر اندھیری راتوں کی دعائیں اور دن کی تمام مصروفیات بنی نوع کی بھلائی کے لئے ہی تھیں۔ جگہ جگہ قرآن کریم میں آپ ﷺ سے قوم کی اصلاح کے لئے امور بیان فرمائے گئے۔ کہیں فرمایا کہ قرآن کے ذریعہ کوشش کرتے رہیں۔ کہیں فرمایا کہ قوم کی سخت باتوں کو نظر انداز کردیں۔ کہیں فرمایا کہ اپنے مشن پر ڈٹے رہیں اور ثابت قدمی سے دعوت و تبلیغ میں لگے رہیں۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی فتح ونصرت کی پیشگوئیاں بھی کیں۔ دنیا وآخرت کے انعامات کے وعدے بھی کئے۔ مخالفین کی شکست کی یقین دہانی بھی کروائی اور یہ خوشخبریاں، بشارتیں اور انذاری خبریں کچھ فوری دکھا دیں اور کچھ بعد میں دکھائیں۔ مومنوں کی فتح ونصرت اور مخالفین کی ذلت وشکست کے وعدے تو ہر دور میں پورے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ان سب امور کا بیان صرف آپ ﷺ کے لئے نہیں تھا بلکہ تا قیامت متبعین کی اصلاح وعمل کے لئے مشعل راہ ہے۔

مکی زندگی جو تکالیف، اذیتوں اور صعوبتوں سے عبارت ہے، جس میں متبعین کو کوئی دنیاوی فائدہ نظر نہیں آرہا تھا، ہر مسلمان ہونے والا تکالیف اٹھانے کی تیاری کرکے ہی مومنین کی جماعت میں شامل ہوتا تھا، ہم دیکھتے ہیں سینکڑوں صحابہ آپ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے۔ یہ سب آپ ﷺ کی دعاؤں اور قوت قدسیہ کے طفیل تھا۔ کوئی بھی دنیاوی شخص مکی دور میں مسلمان ہونے والے صحابہ کے ایمان لانے پر کسی بھی دنیاوی مقاصد کے حصول کی نیت کا الزام نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح مدنی دَور میں اگرچہ مدینہ کے محدود علاقہ میں حکومت کا قیام عمل میں آیا لیکن کفار مکہ کی ریشہ دوانیاں شہر مدینہ، اس کے اردگرد رہنے والے یہود اور دیگر قبائل عرب سے ہوتے ہوئے اس وقت کی سپر پاور روم تک جا پہنچتی ہیں۔ غزوات بدر سے شروع ہوتے ہوئے احد، خندق اور پھر سپر پاور روم تک تبوک میں جا پہنچتے ہیں۔ لیکن ایمان لانے والوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ بدر کے 313 احد میں 1000 ہوجاتے ہیں۔ خندق میں تقریبا 2500 اور فتح مکہ کے دن دس ہزار قدوسیوں کا لشکر ساتھ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ''المدثر'' میں آنحضرت ﷺ کو جو پیغام دیا آپ ﷺ نے اس کا حق ادا کردیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آپ ﷺ کو گوشہ نشینی سے نکلنے کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپؐ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی کہ کوئی انسان اس میں جانے کی جرات نہ کرسکتا تھا۔ آپؐ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے نہیں پہنچے گا۔ آپؐ تنہائی کو چاہتے تھے، شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے مگر خدا کا حکم ہوا يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا کہ آپ تنہائی کو جو آپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں۔

(بدر جلد 3 نمبر 32-24 اگست 1904ء)

آپ ﷺ کی اپنے مشن میں عظیم الشان اور بے نظیر کامیابی کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

تحریک جدید کے نئے (پچاسیویں) سال کا اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے 85 ویں سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

تمام امراء، مبلغین انچارج، صدران اور سیکرٹریانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کردیں۔ کوشش کریں کہ ہر فردِ جماعت اس میں شامل ہو۔ خاص طور پر نومبائعین کو کثرت سے اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل ۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

……………………

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ کے دوسرے بڑے شہر موانزہ (Mwanza) میں مسجد بیت الکبیر کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ مرسلہ: وسیم احمد خان صاحب۔ مبلغ سلسلہ، موانزہ وشیانگا ریجنز)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2018ء میں جماعت احمدیہ تنزانیہ کو ملک کے مختلف صوبوں میں کئی چھوٹی بڑی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ان مساجد میں ایک مسجد ''مسجد بیت الکبیر'' بھی ہے جو تنزانیہ کے دوسرے بڑے شہر موانزہ میں تعمیر کی گئی ہے۔ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے مورخہ 13 جولائی 2018ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا افتتاح کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الکبیر'' عطا فرمایا ہے۔

1968ء میں اس مقام پر جماعت کی طرف سے پہلے معلم جماعت ''عبداللہ علی نگامباگے صاحب'' کو بھجوایا گیا۔ معلم صاحب نے مختلف جگہوں پر پھیلے ہوئے افراد کو جماعت کی شکل دی اور تبلیغ و تربیت کا کام شروع کیا۔ نماز کی ادائیگی، نماز جمعہ اور دیگر تربیتی پروگرامز کے لئے ابتدائی طور پر کرائے پر ایک گھر لے کر نماز سینٹر بنایا گیا۔ جو کئی سال موانزہ شہر کی جماعت کا مرکز رہا۔

1980ء میں جگہ کم پڑ جانے کی وجہ سے بڑی مسجد تعمیر کرنے کی کوششیں کی گئیں اور 1992ء میں ایک پلاٹ بھی خریدا گیا لیکن مسجد تعمیر نہ ہوسکی۔

بالآخر 2000ء میں یہاں کے ایک مخلص احمدی مکرم سالوم احمد ثانی صاحب نے عارضی طور پر ایک چھوٹی مسجد بنانے کے لئے اپنے گھر اور کمرشل پلاٹ کا ایک حصہ پیش کیا تا کہ جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی جائے۔ یہ پلاٹ موانزہ شہر کے بس سٹینڈ Nyegezi کے بالکل قریب ہے۔ چنانچہ وہاں کے احمدیوں نے نہ صرف مالی قربانی کی بلکہ دن رات ایک کر کے وقار عمل کے ذریعہ ایک چھوٹی مسجد بنالی جس میں 70 سے 80 نمازیوں کی گنجائش تھی۔ لیکن جلد ہی یہ مسجد بھی چھوٹی پڑ گئی۔

اس کے بعد موانزہ کے اردگرد تین ریجنز شیانگا، سیمیو اور گیٹا (Getita) میں کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس لحاظ سے بھی موانزہ ان ریجنز کے لئے ایک مرکز کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک بڑی مسجد تعمیر کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر کے معروف حصہ میں شیانگا سے موانزہ آنے والی مرکزی شاہراہ پر ایک پلاٹ خریدا گیا اور اکتوبر 2017ء میں مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے بڑی رقم مرکز سے مہیا کی گئی تھی۔ جبکہ موانزہ کے افراد جماعت نے بھی مالی قربانی میں حصہ لیا اور 9 ماہ کی قلیل مدت یعنی جون 2018ء میں مسجد بیت الکبیر کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ الحمدللہ۔

اس مسجد میں 550 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مورخہ 13 جولائی 2018ء بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الکبیر کی باقاعدہ افتتاحی تقریب میں مختلف سرکاری و غیر سرکاری مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ مرکز سے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ تنزانیہ اپنے وفد کے ساتھ تشریف لائے۔ نماز جمعہ سے پہلے امیر صاحب تنزانیہ نے دعا کے ساتھ باقاعدہ طور پر مسجد کا افتتاح کیا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد افتتاحی تقریب میں موانزہ ریجن کے کمشنر صاحب کے نمائندہ جو نائب میئر بھی ہیں بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے نیز پانچ کونسلرز اور پولیس کمشنر کے نمائندہ بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ غیر از جماعت افراد بھی کثرت سے تشریف لائے۔ مسجد کا ہال لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے باہر شامیانے لگائے گئے تھے۔ میڈیا کے نمائندوں نے اس تقریب کو کوریج دی۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ موانزہ جماعت کے ایک معمر بزرگ مکرم سعید Sisimkaa صاحب کو تلاوت کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد مکرم سالوم ثانی صاحب زونل صدر نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور سیکرٹری صاحب جماعت موانزہ مکرم سعید Mgeleka صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ مکرم یاسمین صفا صاحب نے حاضر مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب تنزانیہ مکرم نے اپنی تقریر میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت، مقاصد اور عبادت کی صحیح روح کے ساتھ مساجد آباد کرنے کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد نمائندہ کمشنر صاحب یعنی نائب میئر نے کمشنر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا: 'مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی ریجنل مسجد کا افتتاح کرنے جارہی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ مسجد سارے علاقے میں محبت اور امن و آشتی پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ جماعت احمدیہ کی تنزانیہ کے لئے جو خدمات ہیں گورنمنٹ ان کا اعتراف کرتی ہے اور مختلف شعبوں میں جماعت کے تعاون پر جماعت کی مشکور ہے۔'

اس کے بعد مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے دعا کرائی جس کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور اس کی حاضری تقریباً 600 رہی۔ اگلے دن مسجد بیت الکبیر کے افتتاح کی تفصیلی رپورٹ سٹار ٹی وی پر دکھائی گئی۔

تنزانیہ کے ریجن موانزہ میں مسجد بیت الکبیر کی ایک تصویر

☆…☆…☆

گیمبیا (مغربی افریقہ)

گیمبیا کے انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر میں قرآن کریم کے تراجم اور جماعتی لٹریچر پر مشتمل نمائش

صدر مملکت کا جماعتی سٹال کا وزٹ

مکرم سید سعید الحسن صاحب مبلغ انچارج گیمبیا اطلاع دیتے ہیں کہ گیمبیا میں ہر سال وزارت صنعت و تجارت انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر کا اہتمام کرتی ہے جس میں مختلف ملکوں سے لوگ حصہ لیتے ہیں۔ ان ملکوں میں افریقی ممالک مثلاً لیبیا، مالی، نائیجر، غانا وغیرہ کے علاوہ ایشیا کے ممالک بشمول پاکستان اور انڈیا حصہ لیتے ہیں۔ اس موقع پر اللہ کے فضل سے ہر سال جماعت احمدیہ گیمبیا کو قرآن کریم کی نمائش لگانے کا موقع ملتا ہے۔ امسال اس نمائش کا انعقاد 24؍اپریل تا 15 مئی 2018ء کو انڈی پینڈنس سٹیڈیم بکاؤ (Independence Stadium Bakau) میں کیا گیا۔

نمائش کا افتتاح ملک کی وائس پریذیڈنٹ عزت آب فاطمہ ٹمبا جانگ صاحبہ نے کیا۔ جس کے بعد انہوں نے وزراء اور حکام اعلیٰ سمیت پوری نمائش کا وزٹ کیا۔ دیگر منتظمین کے ساتھ وہ ہمارے سٹال پر بھی آئیں۔ انہیں خاکسار اور دیگر منتظمین نے خوش آمدید کہا اور قرآن کریم کی نمائش کے سلسلے میں تعارف کروایا۔ انہوں نے قرآن کریم کے مقامی زبانوں میں تراجم میں خاص دلچسپی ظاہر کی۔ (یاد رہے کہ گیمبیا کی تین سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں مینڈینکا (Mandinka)، فُلا (Fula) اور وولف (Wolof) میں جماعت نے پہلی دفعہ ترجمہ کیا اور ابھی تک اور کسی کو اس خدمت قرآن کی توفیق نہیں ملی۔)

گو ہمارے مخالف مولویوں نے عوام کو کہا کہ اس ترجمہ کو نہ خریدیں لیکن عوام کا جوش و جذبہ قابل دید ہے حتی کہ پہلا ایڈیشن کم و بیش ختم ہو گیا ہے اور دوسرے ایڈیشن کو شائع کرنے کی تیاری ہورہی ہے۔ وائس پریذیڈنٹ صاحبہ کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace تحفۃً پیش کی گئیں جس پر انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد جماعت کے سٹال کا دورہ کرنے والوں میں وزیر صنعت و تجارت عزت آب محترمہ ڈاکٹر عائشہ طورے صاحبہ، وزیر زراعت عزت آب عمر احمد جالو اور پرٹوکول ٹو وائس پریذیڈنٹ شامل تھے۔ اللہ کے فضل سے ان سب نے قرآن کریم کی نمائش دیکھی اور ان سب کو کتب کے تحائف بھی پیش کئے گئے۔ ان کے تأثرات نہایت مثبت تھے۔ وزیر زراعت نے نیشنل ٹی وی کے فوٹو گرافرز کو بلایا اور منتظمین کے ساتھ تصاویر بنانے کا کہا اور ہدایات دیں کہ احمدیہ جماعت کا بورڈ لازمی طور پر نظر آنا چاہئے۔ پھر تحفہ وصول کرتے ہوئے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اسی طرح وزیر صنعت و تجارت نے ہمارے سٹال کو دیکھا تو بے اختیار کہا 'wow' ۔ احمدیہ جماعت۔ الحمدللہ''

نمائش کے افتتاح کے ایک ہفتہ بعد عزت آب صدر مملکت آدما بارو Adma Barro صاحب فرسٹ لیڈیز سمیت نمائش دیکھنے آئے۔ اس موقع پر ان کو بھی جماعت کا تعارف کروانے اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات فرسٹ لیڈیز سے ملیں اور انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ بعض علاقوں کے چیفس اور دیگر اعلیٰ شخصیات نے بھی قرآن کریم کی نمائش دیکھی اور وزٹر بک پر اپنے تأثرات لکھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا سٹال انتہائی مرکزی جگہ پر تھا اور سب لوگوں کو جماعت کا خوبصورت سائن بورڈ ہر طرف سے نظر آرہا تھا۔ بہت سارے لوگوں نے حضور انور کی تصویر کو دیکھ کر اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس پرنور چہرہ کو کئی دفعہ ٹی وی پر دیکھا ہے۔ یاد رہے کہ ایم ٹی اے اور ہمسایہ ملک سینیگال کے چینل

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

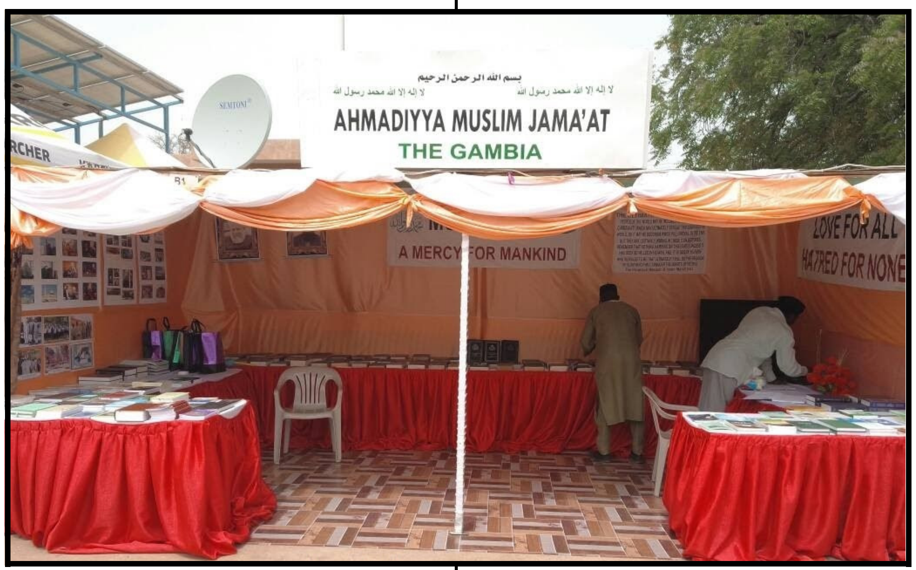

گیمبیا کے انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر میں قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر پر مشتمل سٹال

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورۂ امریکہ 2018ء
.................از صفحہ نمبر 20

’’میں حضورِ انور اور تمام احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اسلامی تعلیمات سے لگاؤ اور امن و برداشت کا پیغام پھیلانے پر مبارک پیش کرتا ہوں۔ فلاڈلفیا میں اس نئی مسجد کے گرد کمیونٹی کے افراد کے معیارِ زندگی بڑھانے کیلئے آپ کے اقدام بہت متاثرکُن ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی لیڈرشپ کی نگرانی میں تعمیر کی جانے والی یہ مسجد تمام کامن ویلتھ میں امید، امن اور اتحاد کی کرن ثابت ہوگی۔

گورنر کی طرف سے اور کامن ویلتھ آف پنسلوینیا کی تمام عوام کی طرف سے میں مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ہمارے کامن ویلتھ میں امن، اتحاد اور انسانیت کے اصولوں کے فروغ کیلئے احمدیہ مسلم کمیونٹی اور شاملینِ تقریب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس یادگار موقع پر میری طرف سے نیک خواہشات قبول فرمائیں۔‘‘ (از گورنر Tom Wolf)

بعدازاں مکرم امیر صاحب یوایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصراً تعارف کروایا۔

اس کے بعد 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ حضورِ انور کے خطاب کا اردو مفہوم پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ازراہِ شفقت ہماری دعوت قبول کی اور ہمارے ساتھ اس اہم اور پُرمسرت تقریب میں شامل ہوئے جس کے ذریعہ ہم اس شہر میں اپنی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ زندگی کی ایک حقیقت ہے کہ بنی نوع انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کی بقا ایک دوسرے کے ساتھ سماجی اور باہمی تعلقات قائم کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ رنگ و نسل اور تمدّنی و مذہبی تضادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہم بحیثیت انسان متحد ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں سے الگ رکھنے یا صرف اپنی ہی کمیونٹی کے افراد سے تعلق رکھنے کی بجائے دوسروں کے ساتھ بات چیت کریں۔ ڈائیلاگ ہر لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ رکاوٹوں کو دور کرنے کیلئے، ایک دوسرے کو سمجھنے اور جاننے کیلئے، معاشرے کے ارتقاء اور ترقی کیلئے اور امن اور یکجہتی کی فضا پیدا کرنے کیلئے لوگوں اور مختلف کمیونٹیز کے درمیان باعزت طریق پر بات چیت کرنا نہایت اہم ہے۔ اس لئے میں آپ سب کا بہت احترام کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنی مصروف زندگی میں سے وقت نکال کر آج یہاں آئے۔ آپ میں سے اکثر نے مسلمان نہ ہونے کے باوجود ہماری دعوت قبول کی اور خالصتاً ایک مذہبی تقریب جس کے ذریعہ ایک مسجد کا افتتاح کیا جا رہا ہے اس میں شامل ہوئے۔ اس لئے میں آپ لوگوں کے اندر ایک دوسرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العافیت کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی کے بعد دعا کروا رہے ہیں

کیلئے پائی جانے والی برداشت اور احترام کے اعلیٰ معیاروں کی تعریف کئے بغیر آگے نہیں جا سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں آپ کی اس تقریب میں شمولیت ظاہر کرتی ہے کہ آپ لوگ ہماری جماعت کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کے خواہاں ہیں وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ ہمارے مذہب کو بہتر طور پر جاننا چاہتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ وہ لوگ ہیں جو ادھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں پر اندھا یقین نہیں کرنا چاہتے۔ آج کل کے افواہوں کے دور میں آپ لوگوں کی اسلام کے متعلق سچائی جاننے کی خواہش قابلِ تعریف ہے۔ میڈیا جو مسلمانوں کے بارہ میں کہتا ہے یا بعض اسلام مخالف قوتیں جس طرح اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہیں اُسے من وعن ماننے کی بجائے آپ لوگ خود یہاں دیکھنے آئے ہیں کہ اسلام کا اصل مطلب کیا ہے اور اسلام کیا تعلیمات پیش کرتا ہے،

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العافیت فلاڈلفیا کی افتتاحی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

اس لئے میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سب جماعت احمدیہ کے ماٹو یا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ سے بخوبی واقف ہوں گے۔ یہ ماٹو کوئی نئی چیز نہیں ہے یا یہ ہماری کوئی نئی ایجاد نہیں ہے بلکہ اس نعرہ کی بنیاد اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کی تعلیمات ہیں اور وہ تعلیمات ہیں جو بانیٔ اسلام رسولِ کریم ﷺ نے ہمیں دیں۔ ابتدا سے ہی اسلام نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ باہمی عزت و احترام اور باہمی برداشت بنیادی انسانی اقدار ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ الانعام کی آیت 109 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان غیر مذہبی لوگوں کے بتوں کو برا بھلا نہ کہیں کیونکہ اس کے ردِ عمل میں وہ بھی اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہیں گے۔ پس اس بات کی یقین دہانی کیلئے کہ آپس میں موجود تناؤ کو ہوا نہ دی جائے اور معاشرہ کو نفرت اور عداوت سے بچانے کیلئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حوصلہ اور برداشت کا مظاہرہ کریں۔ پس یہ جو اکثر اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسلمان دوسرے مذاہب اور مذہبی شخصیات کا احترام نہیں کرتے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دراصل قرآن کریم کی تعلیمات کی بنا پر مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو دنیا کی تمام قوموں کی طرف ان کی ہدایت اور اصلاح کی غرض سے بھیجا گیا تھا۔ ہمارا تمام انبیاء کی سچائی پر پختہ ایمان ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ تمام انبیاء بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے اور اخلاقیات سکھانے کے لئے اور آزادی ضمیر، عدل وانصاف اور انسانی ہمدردی جیسی عالمی اقدار کو قائم کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔

پس ان باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دیگر مذاہب کے پیروکاروں کا احترام نہ کریں۔ اس لئے ہم احمدی مسلمان اپنے اِس دعویٰ میں مخلص ہیں کہ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر مزید یہ کہ ہم تمام بنی نوع انسان سے حقیقی محبت کرتے ہیں اور دوسروں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر گزشتہ سال یہاں فلاڈلفیا میں ایک مقامی یہودی قبرستان پر جب حملہ کیا گیا اور اُن کی قبروں کی بےحُرمتی کی گئی تو اس قابلِ نفرت حرکت کے بعد جماعت احمدیہ کے مقامی لوگ فوری طور پر یہودی کمیونٹی کی مدد کے لئے پہنچے اور یہودی کمیونٹی کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ ان چیزوں کے بدلہ میں ہمیں کسی انعام یا شکریہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ہم تو صرف اُنہی تعلیمات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں جو ہمارے مذہب نے ہمیں سکھائی ہیں اور یہ تعلیمات یہی ہیں کہ جب دیگر مذاہب یا عقیدہ کے لوگ مشکلات میں مبتلا ہوں تو ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہوا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم تمام بنی نوع انسان کے حقوق کی مکمل ضمانت دیتے ہیں تاکہ وہ بغیر کسی تعصب اور امتیازی سلوک کے اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ جو بھی بغیر کسی تعصب کے اور مکمل ایمانداری سے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ مذہبی آزادی ہمیشہ اسلام کا بنیادی اصول رہی ہے۔

درحقیقت عرب کے شہر مدینہ میں، جہاں رسولِ کریم ﷺ نے مکہ میں سالہا سال مظالم کا سامنا کرنے کے بعد اپنے پیروکاروں کے ساتھ ہجرت کی، جو حکومت بنائی گئی اس میں اِس قسم کے pluralism اور وسعتِ قلبی کا عملی اظہار دیکھنے کو ملا۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور کمیونٹیز کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا جو ایک ایسے شہر میں حکومت کی بنیاد بنا جہاں مختلف قومیں آباد تھیں۔ اس معاہدہ نے اس بات کی ضمانت دی کہ معاشرے کے تمام افراد بغیر کسی ظلم کے امن کے ساتھ رہ پائیں گے اور انہیں اپنے اپنے مذاہب اور عقائد پر عمل کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ مزید یہ کہ اُس دور کے رسم و رواج کے مطابق ہر کمیونٹی اپنے اپنے مذہبی یا قبائلی قانون پر عمل کرنے کی پابند تھی۔ چنانچہ مسلمان اسلامی شریعت پر عمل کرتے تھے اور یہودی تورات کے قانون کے پابند تھے اور باقی کمیونٹیز اپنے اپنے عقائد اور رسوم و رواج کی پابند تھیں۔ اس وقت تمام لوگ قطع نظر مذہب وملت کے قیامِ امن اور دوسروں کا احترام کرنے کے ذمہ وار تھے۔ اس معاہدہ نے امن کو فروغ دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ برُدبار اور پُرتحمل معاشرہ قائم ہو۔ پس چودہ سو سال قبل مدینہ کے اندر ایک کثیر الجہتی اور مختلف ثقافتوں پر مشتمل معاشرہ پر مبنی ایک کامیاب حکومت چلائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں یہ تجویز نہیں دے رہا کہ آج معاشرے میں رہنے والے مختلف لوگوں یا قوموں کی سطح پر رائج بے شمار قوانین کو یکجا کر دیا جائے۔ بلکہ میرا پوائنٹ صرف اتنا ہے کہ ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ عالمی انسانی اقدار کو قائم کرتے ہوئے اور عدل وانصاف اور اخلاقیات کو فروغ دیتے ہوئے معاشرے میں امن کا قیام ہو۔ اس کی مزید وضاحت کے لئے قرآن کریم اور رسولِ کریم ﷺ نے بڑے واضح رنگ میں بیان

فرمایا ہے کہ مذہبی معاملات میں کسی قسم کا کوئی جبر واکراہ نہیں۔ ہر ایک کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہے راستہ اختیار کرے اور مذہب ہر ایک کے دل ودماغ کا معاملہ ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مذہب و اعتقاد کے اختلاف کے باوجود ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ پرامن رہے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ کسی ایسے عمل کا حصہ نہیں ہے جو معاشرے کے امن کو خراب کرنے والی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تمام افراد قانون کے پابند ہوں اور ریاست کے وفادار شہری ہوں اور اس کی ترقی اور استحکام میں حصہ ڈالنے والے ہوں۔ اگر آپ میں سے کسی کے ذہن میں اس نئی مسجد کے حوالہ سے کوئی بھی تحفظات ہوں اور یہ خدشہ رکھتے ہوں کہ مسلمان اس مسجد کو باقی معاشرے کے خلاف کسی خفیہ پلان اور سکیم کا ذریعہ بنائیں گے اور نفرت پھیلانے کا باعث بنائیں گے تو یقین رکھیں کہ ایسی کوئی بھی بے چینی رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ یقین رکھیں کہ اس عمارت سے صرف محبت، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلے گا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اس حوالہ سے میں مختصراً مسجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کرتا ہوں۔ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان اکٹھے مل کر باہمی محبت اور اتحاد کی فضا قائم کرتے ہوئے خدائے واحد کی عبادت کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر مسجد کا دوسرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کا ایک مرکز قائم کیا جائے۔ ہر عبادت کرنے والے کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے کے تمام دیگر افراد کے حقوق ادا کرے۔ چنانچہ ایک حقیقی مسجد محبت، ہمدردی اور اتحاد کا گہوارا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا میں جہاں بھی ہم نے مساجد قائم کی ہیں، جو لوگ ان مساجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ دیگر شہریوں سے ہمدردی، محبت اور خلوص میں پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے ہیں۔ اگر ہماری مساجد کسی بات کی احمدیوں کو ترغیب دیتی ہیں تو انتہا پسندی یا دہشت گردی نہیں بلکہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت اور اس بات کی کہ ہم اپنے دل دیگر لوگوں کے لئے کھولیں۔ ہماری مساجد معاشرے میں ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنے اور بھائی چارہ پیدا کرنے کے حوالہ سے ہمارے عزم کو مزید تقویت دیتی ہیں اور معاشرے سے ہر قسم کی نفرت، انتہا پسندی اور تقسیم کو ختم کرنے میں ممد ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

یہ شہر اپنے بھائی چارہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اور یقیناً ہماری یہ نئی مسجد اس بات کی علامت ہے اور ہمارے اُس عزم کا اظہار ہے کہ ہم اس شہر میں اور گردونواح میں محبت، بھائی چارہ اور ہم آہنگی پھیلانے کی خاطر پہلے سے بڑھ کر کوششیں کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا تو بہت آسان ہے، لیکن ہماری تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یہ دعوے کھوکھلے نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ہم آج تک یہی کوشش کرتے آئے ہیں کہ ہم جو تبلیغ کرتے ہیں وہ کر کے بھی دکھائیں۔ پس میں یقیناً پر اعتماد ہوں کہ مقامی افراد جلد ہی اعتراف کرلیں گے کہ یہ مسجد جسے 'بیت العافیت' کا نام دیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہی 'حفاظت فراہم کرنے والا گھر' ہے، یہ تمام معاشرے کے لئے حقیقی امن کا باعث بنے گی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اسکے علاوہ میں یہ بات بھی بالکل واضح کردینا چاہتا ہوں کہ امن کے لئے اور خدمتِ انسانیت کے لئے ہمارا عزم کلیۃً ہمارے دین اور مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے جنہیں ہم مسیح موعود ومہدی معہود تسلیم کرتے ہیں دعویٰ فرمایا کہ آپؑ مسیح محمدی ﷺ ہیں اور فرمایا کہ آپؑ موسیٰؑ کے بعد آنے والے مسیحؑ کے امن پسند طریق پر عمل پیرا ہیں اور یہ اعلان فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو عظیم مقاصد دے کر بھیجا گیا ہے۔

پہلا یہ کہ بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی طرف لے جایا جائے اور مخلوق کو خالق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ بنی نوع انسان کو توجہ دلائیں کہ وہ انسانی اقدار کا احترام کریں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ پس یہ تمام احمدی مسلمانوں کا فرض ہے، جنہوں نے مسیح موعود ومہدی معہود کی بیعت کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کا کوئی موقع جانے نہ دیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جس کی ہمیں قرآنِ کریم اور آنحضرت ﷺ نے بارہا تعلیم دی ہے۔

سورۃ نساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔''

قرآنِ کریم کی یہ ایک آیت ہی اخلاقیات اور انسانی حقوق کے چارٹر کی ایک عظیم مثال ہے۔ یہ امن قائم کرنے کی ایک سنہری راہ اور بھائی چارہ قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیتِ کریمہ میں تلقین فرماتا ہے کہ اپنے والدین اور رشتہ داروں سے پیار اور محبت سے برتاؤ کرو۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کو ساتھ لے کر چلو اور ان کی مدد کرو، جیسا کہ یتامیٰ اور دیگر افراد جو کسی بھی طرح کسی محرومی کا شکار ہیں۔ پھر اس کے بعد ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنے کا الگ سے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے پیار کریں اور ان کی حفاظت کریں اور ضرورت پڑنے پر ہمہ وقت ان کی مدد کرنے کو تیار رہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اسلام میں ہمسائیگی کی تعریف بہت وسیع ہے۔ اس میں صرف وہ لوگ شامل نہیں جو آپ کے قریب رہائش پذیر ہیں بلکہ دور رہنے والے بھی شامل ہیں، ساتھ سفر کرنے والے، ساتھ کام کرنے والے، ماتحت اور دیگر بہت سے لوگ بھی ہمسایہ کی تعریف میں شامل ہیں۔ درحقیقت قرآنِ کریم نے بیان فرمایا ہے کہ مسلم شہر یا قصبے میں رہنے والے تمام افراد ہی پڑوسی ہیں۔

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ نے بھی بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مسلمان اپنے پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں۔ آپ ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر ہمسایہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایہ کو وراثت میں بھی حقدار ٹھہرا دے گا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس اگر ہم نے فلاڈلفیا میں مسجد بنائی ہے اور یہاں احمدی مسلمانوں کی ایک جماعت قائم کی ہے، تو یہ اس نیت سے کیا ہے کہ ہم اس شہر کی تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں اور اس شہر کے رہنے والوں کی خدمت کریں۔ اب جبکہ اس مسجد کا افتتاح ہو گیا ہے۔ اب یہاں رہنے والے تمام احمدی دیگر تمام شہریوں کو اپنا ہمسایہ سمجھیں گے اور اس بات کا ادراک کریں گے کہ ان ہمسایوں کے بہت سے حقوق ہیں اور پھر ان حقوق کی ادائیگی کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ جب بھی آپ میں سے کسی کو مدد کی ضرورت پڑے گی، ہم عہد کرتے ہیں کہ جس طرح بھی ہم مدد کرسکے ہم کریں گے۔ ہر رنج وغم کے موقع پر ہم اپنے ہمسایوں کے آنسو پونچھنے، انکی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کے لئے تیار ہوں گے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس مجھے یقین ہے کہ آپ یہ سب ہوتا خود دیکھیں گے۔ جہاں اس مسجد نے اس شہر میں ایک عمدہ عمارت کا اضافہ کیا ہے اس سے کہیں زیادہ یہ مسجد روحانی طور پر اس شہر میں اور گردونواح میں پیار و محبت پھیلاتے ہوئے اس شہر اور اس معاشرے کو مزید خوبصورت کرنے کا باعث بنے گی۔ یہ مسجد بغیر کسی تفریق مذہب، رنگ ونسل کے تمام امن پسند لوگوں کے لئے روشنی اور امید کی کرن ثابت ہوگی۔

ان الفاظ کے ساتھ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ جو اس شہر کے باسی ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ کون ہیں اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، اکھٹے مل کر معاشرے کے مشترکہ مفاد کی خاطر کام کریں گے اور حقیقی اور دیرپا امن والا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا؛

یہ کہا جاتا ہے کہ فلاڈلفیا پہلا colonial شہر ہے، جس نے اس ملک میں آزادیِ مذہب اور آزادیِ عبادت کا قانون پاس کیا۔ مزید یہ کہ یہ وہ تاریخی شہر ہے جہاں Declaration of Independence پر دستخط کئے گئے تھے، پس اس شہر کی ایک قابلِ فخر تاریخ ہے۔ میری دعا ہے کہ اس شہر کے رہنے والے اپنے عظیم ماضی کا پاس کریں اور آئندہ بھی یہ تاریخی روایات آپ کی قومی علامت کے طور پر جانی جائیں۔

میری دعا ہے کہ یہ شہر ہمیشہ کے لئے آزادیِ مذہب کی شمع بن جائے اور اس شہر کا ہر باسی نہ صرف اس شہر میں بلکہ تمام ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور پھر تمام دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والا ہو۔

اگرچہ ہماری تعداد یہاں تھوڑی ہے، میں یقین دلاتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت ہمیشہ ایسے پروگراموں کا حصہ رہے گی اور مطلوبہ مدد فراہم کرنے کے لئے تیار رہے گی۔ اللہ کرے کہ حقیقی امن تمام شہروں اور ملکوں میں غالب آجائے۔

آخر پر میں آپ سب کا اس پروگرام میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ شکریہ۔

حضورِانور کا یہ خطاب چھ بج کر ستائیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضورِانور نے دعا کروائی۔

حضورِانور کے خطاب کے اختتام پر مہمان بے اختیار حضورانور کے اعزاز میں کھڑے ہوگئے اور دیر تک تالیاں بجا کر حضورانور کے خطاب کو سراہنے کا اظہار کیا۔ بعدازاں حضورِانور نے بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔

اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ کھانے کے بعد مہمانوں نے باری باری حضورِانور سے ملاقات کی۔ مہمان ایک قطار میں حضورِانور سے ملنے آتے رہے، حضورِانور گفتگو فرماتے، مہمان تصاویر بھی بنواتے۔

پھر حضورِانور کچھ دیر کے لئے رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضورِانور نے نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدازاں اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

................(جاری ہے)

میراثِ محمد ﷺ کے امیں

فضل ربی کے کئی روپ کئی چہرے ہیں
نعمتیں جیسے کہ بارش کے رواں قطرے ہیں

دستِ قدرت نے تراشا ہے ہمیں چاہت سے
ہم تو میراثِ محمدؐ کے امیں ٹھہرے ہیں

یہ جو منزل ہے یہ انعام ہے خیرات نہیں
آگ اور خون کے طوفانوں سے ہم گزرے ہیں

جھونک ڈالے ہیں دل و جان و نفوس و اموال
ہو کے قربان رہِ مولیٰ میں ہم نکھرے ہیں

ایک ہی دُھن ہے کہ مالک کی رضا حاصل ہو
ہم سے جو ہوسکا اس راہ میں کر گزرے ہیں

اپنی سج دھج کی زمانے میں نہیں کوئی مثال
بدر کامل ہوا آئینہ تو ہم سنورے ہیں

کیسا پیارا ہے یہ اسلام کا دورِ آخر
آسمانوں سے مسیحائے زماں اُترے ہیں

(امۃ الباری ناصر)

بقیہ: اسماءُالنّبی ﷺ فی القرآن

ازصفحہ نمبر 13.....................

والسلام کرتے ہیں :

’’آنحضرت ﷺ کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپؐ ایک کام کے لئے آئے اور اسے پورا کرکے اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے کاغذات پانچ برس میں مرتب کرکے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اس دن سے لے کر جب۔ قُمْ فَأَنْذِرْ کی آواز آئی پھر اذا جاء نصر اللہ اور الیوم اکملت لکم دینکم۔ کے دن تک نظر کریں تو آپ کی لانظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔ ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ خاص طور پر مامور تھے... سچی بات یہی ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کی پردہ پوشی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئی۔‘‘ (الحکم جلد 6 نمبر 36 مورخہ 24/جولائی 1902ء)

تفسیر صغیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ دوسرے معانی ’’اے گھوڑے کے پاس کھڑے ہونے والے کہ حکم ملتے ہی اس پر سوار ہو جائے‘‘ کی نظر سے دیکھیں تو آپ ﷺ کو اللہ کی راہ میں ہمہ وقت تیار پاتے ہیں۔ ایک مرتبہ مدینہ میں رات کے وقت شور کی آواز سنائی دی۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم گھبرا کر گھروں سے نکلے کہ دیکھیں کیا معاملہ ہوا ہے۔ وہ ایام بھی سخت خوف کے تھے اور خطرہ تھا کہ دشمن ہی حملہ آور نہ ہو گیا ہو۔ ابھی صحابہؓ اپنے گھروں سے باہر ہی کھڑے تھے کہ ایک گھوڑ سوار کو دیکھا جو تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ قریب پہنچا تو دیکھا کہ صحابہ ابھی ارادہ ہی کر رہے تھے لیکن سیدالانبیاء محمد مصطفی ﷺ مدینہ کے اردگرد جائزہ بھی لے چکے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو تسلی دی کہ خوف کی کوئی بات نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر۔ باب اذا فزعوا باللیل)

جنگ احزاب کے اعصاب شکن ایام کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین کو فتح عطا فرمائی۔ آپ ﷺ گھر تشریف لاکر اسلحہ وغیرہ اتار ہی رہے تھے کہ حکم الٰہی بنوقریظہ کی طرف کوچ کرنے کا ہوا جنہوں نے ان ایام میں بدعہدی کی تھی۔ آپ ﷺ فوری طور پر تیار ہوئے اور صحابہ کو حکم دیا کہ نماز عصر بنوقریظہ میں ادا کی جائیگی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب..) یہ فوری کوچ بھی اسم مبارک ’’مدثر‘‘ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

بنوبکر اور بنوخزاعہ کی لڑائی کے بعد جب حدیبیہ کا معاہدہ قریش مکہ کی جانب سے ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے انتہائی رازداری کے ساتھ تیاری کی اور مکہ کی طرف تیز ترین سفر کیا۔ یہانتک کہ اہل مکہ کو لشکر اسلام کی خبر اس وقت ہوئی جب یہ لشکر مکہ کے باہر خیمہ زن ہو گیا اور اگلی صبح مکہ میں داخل ہو کر فتح مبین حاصل ہوئی۔

............(جاری ہے)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

ازصفحہ نمبر 18.....................

سے آئے ہیں۔ آپ یا تو ان پر دستخط کرکے باجوہ صاحب کو گرفتار کریں یا پھر یہ سمجھیں کہ آپ کی ملازمت ختم ہے۔ مَیں سوچ میں پڑ گیا۔ بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے اپنی نوکری بچانی چاہئے خواہ اس کے لئے اپنے ایک مشفق دوست کی بھی قربانی دینی پڑے۔ چنانچہ میں نے دستخط کردیئے اور اگلے دن باجوہ صاحب کو گرفتار کرلیا گیا۔ اُس دن سے لے کر آج تک مَیں شرم کے مارے ربوہ نہیں جاسکا۔ میں باجوہ صاحب سے نہایت شرمندہ ہوں۔ آپ براہ کرم انہیں کہیں کہ مجھے معاف کردیں۔ مَیں نے اپنے ضمیر کے خلاف یہ فیصلہ صرف نوکری چلے جانے کے خطرہ سے کیا۔

1970ء میں حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ یورپ کے دورہ پر تشریف لائے تو محترم باجوہ صاحب بھی بطور پرائیویٹ سیکرٹری قافلہ میں شامل تھے۔ حضورؒ سپین بھی تشریف لے گئے۔ جہاز میں حضورؒ کی سیٹوں کے عین پچھلی سیٹوں پر مکرم باجوہ صاحب اور خاکسار بیٹھے تھے۔ جب جہاز میڈرڈ کے قریب پہنچا تو اچانک حضورؒ نے پیچھے مُڑ کر ہمیں فرمایا: ’’مجھے تو طارق کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ تم بھی سن رہے ہو؟‘‘ حضورؒ پر اس وقت رقّت طاری تھی اور اونچی آواز میں دعاؤں کا ورد کر رہے تھے۔ ہم دونوں بھی ان دعاؤں میں شامل ہو گئے۔

اسی قیام کے دوران حضورؒ بمع قافلہ لیک ڈسٹرکٹ (Lake District) کی سیاحت کے لئے بھی تشریف لے گئے تو قافلہ کی ایک کار کو پھسلنے سے حادثہ پیش آیا۔ اس کار میں مکرم باجوہ صاحب بھی سوار تھے اور آپ کو خاصی چوٹ آئی۔ آپ کو قریبی ہسپتال پہنچایا گیا۔ اگلے دن حضورؒ کے ارشاد پر مَیں ہسپتال گیا تو آپ کو پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور آپ پر حادثہ کا خاصہ اثر تھا۔ مَیں نے حال پوچھا تو جواب دیا "As good as can be" (یعنی بالکل ٹھیک ہوں)۔ اور فوراً پوچھا کہ حضور خیریت سے ہیں؟ مَیں اُن کی بہادری پر حیران تھا کہ اس قدر چوٹیں لگنے کے باوجود وہ اپنا حال ٹھیک بتا رہے ہیں اور حضورؒ کا فکر ہے۔

محترم باجوہ صاحب کو سلسلہ کے اموال اور جائداد کی حفاظت کا خاص خیال رہتا تھا۔ انہوں نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ ربوہ میں سائیکل پر سوار ہوکر دفتر تشریف لاتے تھے حالانکہ چاہتے تو ذاتی موٹرکار خرید سکتے تھے۔ جب آپ امام مسجد فضل لندن تھے تو اُنہی دنوں آپ کے چھوٹے بھائی پاکستان سے ہجرت کر کے لندن آگئے۔ آپ نے انہیں اپنے فلیٹ کے ایک کمرہ میں ٹھہرایا۔ چند دن بعد اُن کو ملازمت مل گئی تو آپ نے اُنہیں فرمایا: جب تک تمہارے پاس ملازمت نہ تھی تو بحیثیت چھوٹے بھائی کے میرے گھر پر رہ سکتے تھے اور یہ تمہارا حق تھا۔ اب جبکہ تمہیں ملازمت میسر آ گئی ہے تو یہ ہرگز مناسب نہیں کہ تم سلسلہ کے فلیٹ میں رہ سکو۔ اس لئے یا تو باہر اپنی رہائش کا انتظام کرو یا پھر جماعت کو باقاعدہ اس کا کرایہ ادا کرو۔ چنانچہ جب تک وہ مشن ہاؤس کے کمرہ میں مقیم رہے تو کرایہ ادا کرتے رہے۔

1979-80ء میں مجھے ایک ابتلا کا سامنا تھا۔ جس کی وجہ سے مَیں بے حد پریشانی اور تکلیف کا شکار تھا۔ ایک دن باجوہ صاحب تشریف لائے۔ کچھ دیر بیٹھے رہے پھر اُٹھ کر مجھے گلے سے لگایا اور دیر تک تسلّی دیتے رہے۔ فرمایا: دیکھو ابتلا مومنین کو ہی آتے ہیں۔ جو ثابت قدم رہتے ہیں وہ اللہ کا قرب پانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور جن کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں وہ اپنی دنیا و آخرت کی خرابی کا باعث بنتے ہیں۔ آپ کی باتوں سے مَیں نے محسوس کیا کہ گویا ایک بھاری بوجھ میرے ذہن سے اُتر چکا ہے۔

باجوہ صاحب خلافتِ احمدیہ کے جاں نثاروں میں سے تھے۔ آپ جب بھی حضرت خلیفہ ثالثؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے دونوں ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑے رہتے اور جب تک حضورؒ بیٹھنے کے لئے ارشاد نہ فرماتے آپ دست بستہ کھڑے رہتے۔ حضورؒ کو بھی آپ سے بے حد محبت تھی۔ اکثر مشورہ کے لئے بلا لیتے، موسم آتا تو آموں کی ٹوکریاں بھجواتے۔ آپ کا گھر قصرِ خلافت سے چند منٹ کے فاصلہ پر تھا اور آپ لنچ بریک میں اپنے گھر جاتے تو شاید 10 منٹ سے زیادہ وقت نہ ملتا۔ لیکن حضرت خلیفہ ثالثؒ کی محبت اور شفقت کے نتیجہ میں دوپہر کا کھانا حضورؒ کے گھر سے آیا کرتا تھا اور یہ سلسلہ میرے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کے آخری دن تک بھی جاری رہا۔ یہ حضورؒ کی شفقت تھی۔

باجوہ صاحب نے اپنے ایک بیٹے چوہدری ظہیر احمد باجوہ کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور پھر سلسلہ کے لئے پیش کردیا۔

...❁...❁...❁...

تصحیح

26/اکتوبر 2018ء کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں روزنامہ ’’الفضل ربوہ‘‘ کے حوالہ سے مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے بارہ میں لکھے جانے والے ایک مضمون کا خلاصہ درج ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے لندن ہجرت کے بعد جب مکرم انور احمد کاہلوں صاحب کو امیر جماعت یُوکے مقرر فرمایا تو مکرم آفتاب احمد خان صاحب کو نائب امیر مقرر کیا گیا۔ تاریخی لحاظ سے یہ امر درست نہ ہے۔ براہ کرم اس تصحیح کو نوٹ فرمالیں۔

...❁...❁...❁...

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب ازصفحہ نمبر 9

انگلستان اور امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بتیس سال تک کالج آف ہوم اکنامکس پشاور نیورسٹی میں پڑھاتی رہیں۔ اس دوران صدر لجنہ پشاور کے طور پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔ شادی کے بعد 1988ء میں امریکہ چلی گئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر Lajna Speaks کے نام سے ایک Booklet تیار کرنے کی توفیق پائی۔ امریکہ میں نیشنل سیکرٹری تعلیم اور نیشنل سیکرٹری اشاعت کے علاوہ عائشہ میگزین اور المہدی میگزین کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ پھر ساؤتھ ایسٹ ریجن کی صدر اور ایک نئی لوکل مجلس کی صدر اور تراجم کی ٹیم کی بھی انچارج رہیں۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والی بہت قابل، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

ازصفحہ 1

لندن میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم روڈا خان صاحب مرحوم (کوٹلی آزاد کشمیر۔ حال سٹیونیج) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 6 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

☆... حضورِانور آج شام کو 28 فیملی ملاقاتوں کے بعد مکرم نعمان احمد ہادی صاحب (مبلغ سلسلہ) کی تقریبِ ولیمہ میں شرکت کے لئے مسجد ’بیت الفتوح‘ تشریف لے گئے۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی۔ بعدازاں دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

❁... **19/نومبر بروز سوموار**: حضورِانور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر سے قبل مکرمہ امۃ القیوم مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالشکور صاحب (ہنسلو) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ نیز اس کے ساتھ حضورانور نے 5 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁... **22/نومبر بروز جمعرات**: حضورِانور نے مسجد فضل میں نمازِ ظہر سے قبل مکرم رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری (آف خوشاب۔ حال پٹنی یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 4 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

ملاقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِانور نے پانچ روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات و دیگر احباب نے حضورِانور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 111/فیملیز اور 49/احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 14/ممالک سے تھا جن میں آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فرانس، بیلجئم، فن لینڈ، بلغاریا، ڈنمارک، سویڈن، نائجیریا، بنگلہ دیش، پاکستان اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ أَيِّدْ إِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ

وَكُنْ مَعَهٗ حَيْثُ مَا كَانَ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ :محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11/ اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم بشیر احمد رفیق صاحب نے ذاتی یادداشتوں کے حوالہ سے محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ 1945ء میں ایک دن خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر کے سرسبز لان میں اُن مبلغین کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی جو یورپین مما لک میں بھجوائے جارہے تھے۔ سٹیج پر مبلغین سبز پگڑیاں پہنے ہوئے تشریف فرما تھے۔ مَیں نے محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب کو پہلی مرتبہ وہاں دیکھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تشریف لاکر ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ خواہ ہمیں کتنی بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، ہم انشاء اللہ احمدیت کا جھنڈا یورپ میں گاڑیں گے اور یورپ کو احمدیت کی آغوش میں لاکر ہی دم لیں گے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ یہ مبلغین یورپ کی فتح میں ہراول دستہ کا کام دیں گے۔ غالباً دسمبر 1945ء میں مبلغین کا یہ قافلہ قادیان ریلوے سٹیشن سے عازمِ یورپ ہُوا۔ ایک کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں ان مجاہدین کو رخصت کیا گیا۔ اِن مبلغین اور عوام کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

خاکسار نے تعلیم الاسلام کالج لاہور سے 1953ء میں بی اے کیا اور پھر جامعۃ المبشرین میں داخل ہوکر 1958ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اُن دنوں جامعہ سے کامیاب ہونے والے طلباء ایک انٹرویو بورڈ کے سامنے پیش ہوتے تھے جو فیصلہ کرتا تھا کہ کس کو تحریکِ جدید کے سپرد کیا جائے اور کون صدر انجمن احمدیہ کے حصہ میں آئے۔ میں جس بورڈ کے سامنے پیش ہوا اس میں محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب شامل تھے اور آپ کی تجویز پر مجھے تحریک جدید میں بھجوادیا گیا۔

جب مجھے لندن بھجوانے کا فیصلہ ہوا تو اُن دنوں پہلی دفعہ بیرونِ مما لک جانے والے مبلغین کے ساتھ فیملی نہیں بھجوائی جاتی تھی۔ مَیں نے دعاؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواستوں کے ذریعہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت حاصل کرلی اور ہم دونوں میاں بیوی تیاریوں میں لگ گئے۔

روانہ ہونے سے چند دن قبل مجھے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بلاکر فرمایا کہ لندن سے پیغام موصول ہوا ہے کہ ہمارا بجٹ اس بات کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ بشیر احمد رفیق بمع فیملی یہاں آئے اس لئے فی الحال انہیں اکیلے بھجوایا جائے۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ تمہیں اکیلے جانا پڑے۔ مَیں اُن کے دفتر سے نہایت پریشانی کی حالت میں باہر نکلا تو سڑک پر محترم باجوہ صاحب سائیکل پر سوار اپنے دفتر کو تشریف لے جارہے تھے۔ مجھے دیکھا تو سائیکل سے اتر کر میرے چہرہ سے ٹپکتی ہوئی پریشانی کی وجہ پوچھی۔ خاکسار نے ساری بات بتائی تو آپ مجھے ساتھ لے کر حضرت میاں صاحب کے پاس آئے اور میری بات کا حوالہ دے کر فرمایا کہ میں لمبے عرصہ تک وہاں امام رہا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ اِن کی فیملی کے وہاں جانے سے بجٹ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ نیز ان کے وہاں جانے کی صورت میں لازمًا چندہ جات بڑھیں گے۔

محترم باجوہ صاحب نے میرا کیس اس قدر مدلّل طور پر پیش کیا کہ حضرت میاں صاحب نرم پڑ گئے۔ محترم باجوہ صاحب نے عرض کیا کہ آپ انگلستان مشن کا بجٹ منگوائیں مَیں ثابت کردوں گا کہ اسکی فیملی کے جانے سے بجٹ پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ حضرت میاں صاحب نے وکالتِ مال سے بجٹ منگوایا۔ محترم باجوہ صاحب نے تفصیل سے یہ ثابت کیا کہ وہاں ایک مربی کی فیملی کیلئے بجٹ میں گنجائش موجود ہے۔ اس طرح میری بیوی کے میرے ہمراہ جانے میں حائل رکاوٹ دُور ہوگئی۔

1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس عاجز کو انگلستان سے واپس بلاکر نائب پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا تو محترم باجوہ صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ میں بہت گھبرایا ہوا تھا کہ اتنی اہم ذمہ داری میں کیسے نباہ سکوں گا۔ محترم باجوہ صاحب نے میری رہنمائی کی اور مجھے سارا کام سمجھایا۔ چند دنوں کے بعد آپ کو ناظر زراعت مقرر کردیا گیا اور خاکسار ان کی جگہ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوا۔ میری گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے وہ مجھے اپنے دفتر لے گئے اور چند گھنٹے لگا کر مجھے تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضورؒ کے طریق کار سے آگاہ کیا۔ دفتر کے عملہ کے بارہ میں بیش بہا معلومات فراہم کیں اور فرمایا اللہ پر توکل کرکے اپنے کام کا آغاز کرو۔ جہاں کوئی مشکل پیش آئے فوراً مجھ سے رابطہ کرکے مشورہ کرلیا کرو۔

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ روزانہ بعد نماز عصر اپنی زمینوں پر ’’نصرت آباد‘‘ تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں دو تین گھنٹے جائزہ لے کر مزارعین کو ہدایات جاری فرماتے تھے۔ خاکسار اس دوران قافلہ کے لئے چائے پانی وغیرہ کے انتظامات کرتا تھا۔ حضور روزانہ مجھے چند بزرگان کی فہرست دیا کرتے تھے تا میں اُنہیں حضورؒ کی طرف سے شام کی محفل کے لئے مدعو کروں۔ اس فہرست میں محترم باجوہ صاحب مستقلاً شامل ہوتے تھے۔ حضورؒ زمینوں پر کاشت وغیرہ کے سلسلہ میں محترم باجوہ صاحب سے مشورہ کرتے تھے اور پھر ہدایات جاری فرماتے تھے۔ مَیں نے یہ محسوس کیا کہ حضور کو باجوہ صاحب سے بہت محبت ہے۔

مَیں ڈیڑھ سال پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کے بعد دوبارہ بطور امام مسجد فضل لندن روانہ ہوا۔ مسجد فضل کے قریب روٹری کلب آف وانڈزورتھ کے اجلاسات ہوا کرتے تھے۔ حضرت خانصاحب فرزند علی خان صاحب سے لے کر خاکسار تک تمام امام صاحبان اس کے ممبر رہے تھے۔ کلب میں ایک عمر رسیدہ انگریز Mr. Raymond King ہوا کرتے تھے۔ یہ بہت علمی آدمی تھے۔ ساری عمر محکمہ تعلیم میں گزاری تھی اور ایک سکول سے ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے تھے۔ یہ اکثر مجھے سابقہ امام صاحبان کے بارہ میں بتایا کرتے تھے۔ ایک دن کہنے لگے کہ مجھے محترم باجوہ صاحب کے روٹری کلب کا دَور اچھی طرح یاد ہے۔ وہ نہایت خوش شکل اور اچھے قدوقامت کے انسان تھے۔ ان کے جسم پر سُوٹ بہت سجتا تھا۔ اُن کو انگریزی تمدّن، طرزِ بودوباش اور انگلستان کی تاریخ پر عبور حاصل تھا۔ نہایت شستہ انگریزی بولتے تھے اور کلب میں بے حد مقبول تھے۔

مکرم عبدالعزیز دین صاحب 1928ء میں لندن آئے تھے۔ ایک دن محترم باجوہ صاحب کا ذکرخیر آگیا تو انہوں نے فرمایا کہ محترم باجوہ صاحب نہایت غیرت مند انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے عشقیہ تعلق رکھتے تھے۔ اطاعت ان کا خاصہ تھا۔ ایک دن مجھے کہنے لگے کہ میلروز روڈ (Melrose Road) کے ایک فلیٹ میں ایک فیملی کرایہ دار ہے۔ جس نے پچھلے چھ ماہ سے فلیٹ کا کرایہ ادا نہیں کیا اور اس طرح سلسلہ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مَیں نے کئی دوستوں کو اُن کی طرف بھیجا ہے کہ وہ انہیں سمجھائیں اور کرایہ ادا کرنے پر آمادہ کریں۔ لیکن وہ بجائے اپنی اصلاح کرکے کرایہ ادا کرنے کے ان دوستوں سے بدتمیزی سے پیش آتے ہیں۔ تم میرے ساتھ چلو تا کہ اس کو سمجھائیں۔ محترم عزیز دین صاحب فرمانے لگے کہ میں باجوہ صاحب کے ساتھ اس فلیٹ پر گیا اور گھنٹی بجائی تو کرایہ دار باہر آیا اور حسب سابق بدتمیزی کا مظاہرہ کرنے لگا۔ محترم باجوہ صاحب جو عام طور پر پُرسکون طبیعت کے مالک تھے، اُن کا رنگ سرخ ہوگیا۔ اور آپ نے بڑی گرج دار آواز میں فرمایا: دیکھو! اگر یہ فلیٹ میرا ہوتا تو میں بخوشی تمہیں اس میں بغیر کرایہ کے رہنے دیتا لیکن یہ سلسلہ عالیہ کی جائداد ہے اور مَیں انگلستان میں سلسلہ کی جائداد کا نگران ہوں اور کسی صورت میں بھی سلسلہ کا نقصان برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لئے مَیں تمہیں الٹی میٹم دیتا ہوں کہ اگر کل تک تم نے کرایہ ادا نہ کیا۔ تو میں خود آکر تمہارا سامان باہر پھینک دوں گا۔ آپ نے یہ باتیں کچھ اس انداز میں کیں کہ کرایہ دار نے وعدہ کیا کہ اگلے روز تک ساری رقم ادا کردے گا۔

محترم باجوہ صاحب جب تک انگلستان میں رہے آپ کو دمہ کی شدید شکایت رہی۔ آپ اس کا علاج کروا رہے تھے کہ ایک دن وکالت تبشیر سے حکم موصول ہوا کہ حضورؒ نے آپ کی واپسی کا ارشاد فرمایا ہے اس لئے آپ فوراً پاکستان کے لئے روانہ ہوجائیں۔ محترم باجوہ صاحب نے اُسی وقت جاکر اپنی سیٹیں بُک کروالیں۔ شام کو جب ایک دوست ملنے آئے تو باجوہ صاحب نے اُن کو تبشیر سے آمدہ حکم اور سیٹیں بُک کرانے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اتنی کیا جلدی تھی، آپ کا علاج ہورہا ہے، آپ کی فیملی پاس ہے، بچوں کو مڈٹرم میں سکول سے اٹھانا بھی مناسب نہیں۔ آپ تبشیر سے کچھ عرصہ کی مہلت بھی تو لے سکتے تھے۔ محترم باجوہ صاحب نے فرمایا: جب حضور نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ فوراً واپس آجاؤ تو اس میں کسی قسم کی چون وچرا کی گنجائش کہاں ہے! اور مَیں نے تو اپنی سیٹیں بُک کرانے میں جلدی اس لئے کی ہے تا کہ دوست غلط مشورے دے کر میرے عزم کو متزلزل نہ کریں۔ خلیفۂ وقت کا حکم باقی سب کچھ پر حاوی ہے، بھلا مَیں ایک واقفِ زندگی ہوکر ان کے حکم سے سرتابی کیسے کرسکتا تھا۔

1980ء میں مَیں نے ربوہ میں ایک آرام دہ مکان بنوایا۔ ایک دن دروازہ پر دستک ہوئی۔ مَیں نے دروازہ کھولا تو باہر ایک معزز شخص کو کھڑا پایا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اسسٹنٹ کمشنر ہیں اور ربوہ ان کے حلقہ میں شامل ہے۔ میں انہیں اندر لے گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کبھی انگلستان نہیں گئے۔ کسی نے بتایا کہ انگلستان میں ایک لمبے عرصہ تک قیام پذیر ہونے کے بعد ایک شخص یہاں رہتا ہے تو مجھے شوق ہوا کہ مَیں تم سے ملوں اور انگلستان کے بارہ میں معلومات حاصل کروں۔ اس کے بعد جب بھی وہ دَورہ پر ربوہ آتے تو ضرور میرے گھر تشریف لاتے۔ ایک دو مرتبہ اپنی فیملی کو بھی ساتھ لائے۔ ان دنوں باجوہ صاحب ناظر امورعامہ تھے۔ مَیں اُنہیں ان ملاقاتوں کی اطلاع دیتا تھا تا کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ دو ایک مرتبہ باجوہ صاحب نے بھی کمشنر صاحب کی اپنے گھر پر دعوت کی۔ وہ باجوہ صاحب کے اخلاقِ عالیہ اور مہمان نوازی سے بہت متأثر تھے۔

انہی دنوں اچانک ایک دن باجوہ صاحب کے گھر پر چھاپہ پڑا اور اُن کو گرفتار کرلیا گیا۔ F.I.R. اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے درج کرائی تھی اور اس میں لکھا گیا تھا کہ باجوہ صاحب کے گھر سے ضبط شدہ لٹریچر برآمد ہوا ہے۔ یہ ایک غیرمعمولی واقعہ تھا۔ باجوہ صاحب ناظر امور عامہ کے علاوہ سرگودھا کے ایک متموّل زمیندار خاندان سے تھے۔ اپنے علاقہ میں بہت اثرورسوخ رکھتے تھے۔ ان کے تمام بھائی فوج اور انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ سراسر جھوٹے اس مقدمہ سے کچھ عرصہ کے بعد باجوہ صاحب کو ضمانت پر رہائی ملی تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اگلے ہی دن آپ میرے ہاں تشریف لائے اور اپنے قید و بند کے قصے سناتے رہے۔ پھر فرمایا کہ اسسٹنٹ کمشنر سے کسی وقت معلوم تو کرو کہ اس نے میرے خلاف یہ جھوٹا مقدمہ کیوں بنایا۔ چنانچہ دو چار دن کے بعد مَیں چنیوٹ جاکر اے سی صاحب کے بنگلہ پر حاضر ہوا۔ وہ مجھے علیحدگی میں بٹھا کر کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہے آپ کیوں میرے پاس آئے ہیں۔ دراصل ایک دن مجھے کمشنر صاحب کی طرف سے ایک لکھی لکھائی F.I.R. ملی جس میں درج تھا کہ میں نے مکرم باجوہ صاحب کے گھر پر چھاپہ مار کر اُن کے گھر سے ضبط شدہ لٹریچر برآمد کیا ہے۔ میں F.I.R. پڑھ کر ششدر رہ گیا۔ میں نے تو کوئی چھاپہ نہیں مارا تھا۔ پھر باجوہ صاحب میرے محسن اور دوست بھی تھے۔ میں ان کے متعلق اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا تھا۔ چنانچہ میں فوراً جھنگ میں کمشنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور جھوٹے F.I.R. پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ کمشنر صاحب نے کہا: یہ احکام بالا حکام کی طرف

باقی صفحہ نمبر17 پر ملاحظہ فرمائیں

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2012ء میں محترم چودھری محمد علی مضطؔر صاحب کی ایک نعت شامل اشاعت ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب پیش ہے:

آؤ حُسنِ یار کی باتیں کریں
یار کی ، دلدار کی باتیں کریں
اِک مجسّم خُلق کے قصّے کہیں
احمدِؐ مختار کی باتیں کریں
جس کو سب سرکارِ دو عالَم کہیں
ہم اُسی سرکار کی باتیں کریں
اک گُلِ خوبی کا چھیڑیں تذکرہ
حُسنِ خوشبودار کی باتیں کریں
غم غلط ہو جائیں سب کونین کے
جب بھی اس غمخوار کی باتیں کریں
جس کی ستّاری پہ دل قربان ہے
ہم اُسی ستّار کی باتیں کریں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 30, 2018 – December 06, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday November 30, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat: advent of Prophets.
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's (aba) Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013. Part 5.
02:00	Masjid-e-Aqsa Rabwah
02:20	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:35	Seerat-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Masih Ma'ood (as).
03:55	Shotter Shondhane: Rec. November 29, 2018.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & Yassarnal Qur'an
07:05	Beacon Of Truth: Rec. December 18, 2016.
08:00	Masjid-e-Aqsa Rabwah
08:35	Inauguration Of Noor Mosque: Recorded on January 18, 2014.
10:00	In His Own Words
10:35	Rishta Nata Ke Masa'il
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:55	Unscripted: dating and marriage.
14:30	Live Shotter Shondhane
16:35	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-Baqarah verses 268-287.
18:30	Beacon Of Truth: Rec. December 18, 2016.
19:10	Inauguration Of Noor Mosque 2014
20:35	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:05	In His Own Words
21:45	Friday Sermon [R]
22:55	Unscripted [R]
23:25	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)

Saturday December 01, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Masjid-e-Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Inauguration Of Noor Mosque 2014
02:45	Tehrik-e-Jadid: a scheme initiated on November 23, 1934 by Khalifatul-Masih II (ra).
03:00	Beacon Of Truth
03:40	Dars-e-Hadith
04:05	Friday Sermon
05:15	The Life Of Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Jalsa Salana Canada Speech: A Path to an enhance spirituality.
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Rec. November 30, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab: the acceptance of prayers of the companions of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (as).
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	LIVE Intikhab-e-Sukhan
13:30	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
14:00	Live Shotter Shondhane
16:15	LIVE Rah-e-Huda
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 1-29.
18:30	Jalsa Salana Canada Speech [R]
19:00	Open Forum [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Ansarullah UK Ijtema Concluding Address: Recorded October 4, 2009.
21:00	International Jama'at News
21:50	Seerat-un-Nabi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:30	Friday Sermon
23:40	The Prophecy Of Khilafat: the Hadith of the Holy Prophet (saw) which prophecises the re-establishment of Khilafat on the precepts of Prophethood.

Sunday December 02, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Ansarullah UK Ijtema Concluding Address 2009
02:20	In His Own Words
02:50	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondhane: Rec. December 1, 2018.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 01, 2018.
08:35	The Review Of Religions: a magazine established by the Promised Messiah (as).
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 13, 2016 in Calgary, Canada.
10:00	In His Own Words
10:30	Seerat Sahaba Rasool (SAW): the life and character of Hazrat Tufail Bin Dausi (ra).
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:20	Yassarnal Qur'an [R]
12:45	Friday Sermon: Rec. November 30, 2018.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:00	In His Own Words [R]
16:35	Aaina
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
19:00	LIVE Face2Face
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2016 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Aao Kahani Sunain
22:00	Seerat Sahaba Rasool (SAW)
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	The Review Of Religions [R]

Monday December 03, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2016
02:20	Aao Kahani Sunain
02:45	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondhane: Rec. December 2, 2018.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 17, 1997.
07:20	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the signs of Gog and Magog.
08:25	Life of Tipu Sultan
09:05	IAAAE European Symposium: Recorded on February 22, 2014.
09:30	In His Own Words
10:00	Hijrat
10:35	Swahili Service
11:05	Friday Sermon: Recorded on June 22, 2018.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 21, 2012.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	IAAAE European Symposium 2014 [R]
15:30	In His Own Words [R]
16:05	The True Concept Of Khilafat
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 61-92.
18:30	Stoppa Krisen
19:05	Life of Tipu Sultan [R]
20:00	IAAAE European Symposium 2014 [R]
20:20	In His Own Words [R]
20:55	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the first signs of the day of judgement as stated by the Holy Prophet (saw).
22:00	Hijrat [R]
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:00	Seerat-un-Nabi (SAW) [R]
23:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday December 04, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	IAAAE European Symposium 2014
01:50	In His Own Words
02:25	Hijrat
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
04:20	The Prophecy Of Khilafat
04:45	Seerat-un-Nabi (SAW)
05:20	Life of Tipu Sultan
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat: apostle of God.
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on April 25, 1996.
09:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on November 13, 2016.
10:00	In His Own Words
10:40	Tasheez-ul-Azhan
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 30, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2016 [R]
16:00	In His Own Words
16:35	Islamic Jurisprudence
17:20	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 93-121.
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on December 1, 2018.
20:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2016 [R]
21:20	Kasre Saleeb: the true miracles of the Promised Messiah (as).
22:00	Shama'il-e-Nabwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (SAW).
22:40	Liqa Ma'al Arab [R]
23:50	Tasheez-ul-Azhan [R]

Wednesday December 05, 2018

00:10	World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2016
02:30	In His Own Words
03:10	Islamic Jurisprudence
04:20	Liqa Ma'al Arab
05:25	Chali Hai Rasm
06:00	Tilawat
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:05	Question & Answer Session: Rec. May 21, 1995.
08:00	Seminar Seerat-un-Nabi (SAW)
09:00	Jalsa Qadian Concluding Address: Recorded December 28, 2009.
10:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. November 30, 2018.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Jalsa Qadian Concluding Address 2009 [R]
16:20	Moshaa'irah [R]
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Lumiere Sur Hadiths
19:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Jalsa Qadian Concluding Address 2009 [R]
21:05	Introduction To Waqf-e-Jadid
21:30	Mosha'airah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:25	Roohani Khazaa'in Quiz [R]

Thursday December 06, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Qadian Concluding Address 2009
02:35	In His Own Words
03:10	Seminar Seerat un Nabi (SAW)
04:00	Question And Answer Session
04:45	Introduction To Waqf-e-Jadid
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Maryem, verses 17 - 34 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on November 5, 1996.
08:10	Islamic Jurisprudence
09:00	Inauguration Of Gillingham Mosque: Recorded on March 1, 2014.
10:15	Seerat Sahaba Rasool (SAW): the life of Hazrat Maimoona (ra).
10:45	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. November 30, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:20	Seerat Sahaba Rasool (SAW)
19:00	Open Forum
19:35	Ashab-e-Ahmad (as)
20:05	Friday Sermon [R]
21:10	In His Own Words
21:40	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
22:15	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25	The Review Of Religions

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 30 November 2018 | Issue No. 48

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر 2018ء

☆… ’’آپ سب جماعت احمدیہ کے ماٹو یا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ سے بخوبی واقف ہوں گے۔ … اس نعرہ کی بنیاد اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کی تعلیمات ہیں اور وہ تعلیمات ہیں جو بانیٔ اسلام رسولِ کریم ﷺ نے ہمیں دیں‘‘۔ ☆… ’’ہم تمام بنی نوع انسان کے حقوق کی مکمل ضمانت دیتے ہیں تا کہ وہ بغیر کسی تعصب اور امتیازی سلوک کے اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ … مذہبی آزادی ہمیشہ اسلام کا بنیادی اصول رہی ہے‘‘۔ ☆… ’’ہماری اولین ترجیح یہ ہونی چاہئے کہ عالمی انسانی اقدار کو قائم کرتے ہوئے اور عدل و انصاف اور اخلاقیات کو فروغ دیتے ہوئے معاشرے میں امن کا قیام ہو‘‘۔ ☆… ’’یہ یقین رکھیں کہ اس عمارت (مسجد) سے صرف محبت، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلے گا‘‘۔ ☆… ’’ایک حقیقی مسجد محبت، ہمدردی اور اتحاد کا گہوارا ہے‘‘۔ ☆… ’’یہ مسجد جسے ’بیت العافیت‘ کا نام دیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہی ’حفاظت فراہم کرنے والا گھر‘ ہے، یہ تمام معاشرے کے لئے حقیقی امن کا باعث بنے گی‘‘۔ ☆… ’’جب بھی آپ میں سے کسی کو مدد کی ضرورت پڑے گی، ہم عہد کرتے ہیں کہ جس طرح بھی ہم مدد کر سکے ہم کریں گے۔ ہر رنج و غم کے موقع پر ہم اپنے ہمسایوں کے آنسو پونچھنے، ان کی مدد کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کے لئے تیار ہوں گے‘‘۔ ☆… ’’یہ مسجد بغیر کسی تفریق مذہب، رنگ و نسل کے تمام امن پسند لوگوں کے لئے روشنی اور امید کی کرن ثابت ہوگی‘‘۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مسجد ’بیت العافیت‘ فلاڈلفیا کے افتتاح کی تقریب۔ معزز مہمانوں کے خطابات۔

مسجد ’بیت العافیت‘ فلاڈلفیا کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

… … … … … … … … … …

19؍اکتوبر 2018ء بروز جمعہ

(حصہ دوم)

… … … … … … … … … …

مسجد ’بیت العافیت‘ فلاڈلفیا کی افتتاحی تقریب

☆ پریس کانفرنس کے بعد ساڑھے پانچ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبداللہ ڈِبا صاحب مبلغ سلسلہ فلاڈلفیا نے کی اور بعد ازاں انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ یو ایس اے نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

اس کے بعد فلاڈلفیا شہر کے آنریبل میئر جیمز کینی Hon. James Kenney نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز ’السلام علیکم‘ کے ساتھ کیا۔ موصول نے کہا:

آج شام اس اہم تقریب میں دعوت پر میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں اور احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد کے شاندار افتتاح میں شمولیت میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ نیز امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہنا بھی میرے لئے بہت باعثِ مسرت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے مقامی لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی محنت سے مسجد کی یہ خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی فلاڈلفیا کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ اب آپ کے پاس ایک خوبصورت جگہ ہے جہاں آپ لوگ اپنی عبادت کر سکتے ہیں۔ فلاڈلفیا شہر کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی آزادی اس شہر کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ یہ شہر اسی بنیاد پر تعمیر کیا گیا تھا کہ ہمارا تعلق بے شک مختلف قوموں اور نسلوں سے ہو لیکن یہ شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہے گا۔

میئر نے اپنے ایڈریس میں کہا: جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ فلاڈلفیا میں بہت سے مذاہب کے لوگ اپنے اپنے عقائد پر عمل کرتے ہیں اس لئے یہ مسجد ہمارے معاشرہ کو جس میں مختلف قسم کے لوگ رہتے ہیں مزید مستحکم کرے گی۔ اس مسجد کا افتتاح ہماری یکجہتی اور ہم آہنگی کی علامت ہے۔ مسلمان امریکی ثقافت کا ایک بہت اہم حصہ ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک کے جو حالات ہیں ان کے پیشِ نظر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ فلاڈلفیا شہر میں سارے مسلمان قابلِ عزت و احترام ہیں اور وہ یہاں محفوظ ہیں۔

میئر نے کہا: میرے خیال میں یہ مسجد خدا تعالیٰ نے خود یہاں تعمیر کروائی ہے۔ ہمیں جن مسائل کا سامنا ہے انہیں مثبت لوگوں اور مثبت رول ماڈلز کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے جو ہمارے بچوں کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں، ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں اور دنیا کو یہ دکھائیں کہ ہم سب ایک ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں، تو ہم اپنے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں، ہم اپنے بچوں کی تعلیم کے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر میئر نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فلاڈلفیا شہر کی چابی پیش کی۔

بعد ازاں آنریبل Dwight Evans ممبر آف یو ایس کانگریس نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ یہ پنسلوینیا کے سیکنڈ ڈسٹرکٹ میں خدمت کر رہے ہیں۔ جہاں مسجد بیت العافیت سمیت فلاڈلفیا کے مختلف علاقے آتے ہیں۔ یہ 2016ء میں منتخب ہوئے اور کانگریشنل بلیک کاکس کا بھی حصہ ہیں۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا:

یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ یہاں آج حضورِانور کا فلاڈلفیا کے عظیم شہر میں استقبال کر رہا ہوں۔ یہ شہر جو بہن بھائیوں جیسی محبت کا شہر ہے۔ فلاڈلفیا کی انتظامیہ کی طرف سے میں ایک مسلمان کمیونٹی کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے امن کے پیغام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ بعض امریکیوں کی جانب سے حالیہ سالوں میں اسلام کے خلاف بعض آراء سامنے آئی ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کی اکثریت آپ کو خوش آمدید کہتی ہے۔ ہم آپ لوگوں کے ساتھ نفرت، تعصب اور تشدد کے خلاف کھڑے ہیں۔ جیسا کہ مارٹر لوتھر کنگ نے کہا تھا کہ کسی بھی جگہ نا انصافی ہونا ہر جگہ انصاف کیلئے ایک خطرہ ہے۔

موصوف نے کہا: میں نہ صرف آپ کے امن کے پیغام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں بلکہ یہ بھی کہ آپ لوگ صرف باتیں نہیں کرتے بلکہ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ annual blood drive کا پروگرام ہے اور آپ لوگوں کی ملک سے وفاداری اور امن کیلئے کوششیں ہیں۔ میں ان کاموں کی وجہ سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں میئر کی موجودگی میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ ان کاموں میں تنہا نہیں ہیں۔ آخر پر میں حضورِانور کو ایک مرتبہ پھر فلاڈلفیا کے اس عظیم شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

گورنر آف پنسلوینیا نے اپنا پیغام ریکارڈ کروا کر نیز تحریراً بھی بھجوایا تھا اور ایفی لاسن اور جولیا پارکر کو بطور نمائندہ بھجوایا۔ انہوں نے یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔

موصوفہ نے پیغام پڑھنے سے قبل عرض کیا:

السلام علیکم۔ میں حضورِ انور کو اس عظیم شہر میں جو brotherly love and sisterly affection کی وجہ سے مشہور ہے، خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں یہاں گورنر کا پیغام پڑھ کر سناؤں گی اور اس سے پہلے میں احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اس مسجد کیلئے پنسلوینیا فلاڈلفیا کا انتخاب کیا اور اس کے علاوہ آپ ہر سال اپنا جلسہ سالانہ Harrisburg میں منعقد کرتے ہیں۔ شکریہ۔

اس کے بعد ایفی لاسن نے گورنر کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:

’’احمدیہ مسلم کمیونٹی یو ایس اے کے اس پروگرام میں شمولیت کی دعوت میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں آپ کو مسجد بیت العافیت فلاڈلفیا کے افتتاح کے موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت کا اتحاد اور مضبوطی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے سربراہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایک عالمی رہنما ہیں۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ کامن ویلتھ آف پنسلوینیا میں پہلی باقاعدہ تعمیر کی جانے والی مسجد کے افتتاح کیلئے آنے پر حضورِ انور کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی لیڈرشپ کی جانب سے عالمی انسانی حقوق کے فروغ اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظ اور خواتین کو بااختیار بنانے اور انہیں تعلیم دینے جیسے اقدام ایسے ہیں کہ جنہیں ہم اپنی کامن ویلتھ میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔‘‘

اس کے بعد جولیا پارکر نے پیغام پڑھتے ہوئے کہا:

باقی صفحہ نمبر15 پر ملاحظہ فرمائیں